تریاق مسموم

رسالہ نادر سریع الامتحان وعجالہ عجیب لغز بیان

جسمین

اقسام سانپون کے زہر کا علاج ممتحن ہے

مع اُنکے اصناف کے نام اور مختلف خلقت کی تصاویر

کہ اُنمین سے بعضے سانپ کا زہر کاٹنے سے چڑھتا ہے اور بعضے کا زہر صرف

نظر زہر آلود سے اور بعضے کا زہر صرف تنفس اور پھنکار سے

جسکو

بڑی کوشش سے بقراط دوران عیسی النفس محمد حبیب الدین احمد صاحب سوزان تخلص نے

کتب مستندہ اساتذہ طب یونانی اور ڈاکٹری سے بعنوان شایستہ مدون وتالیف فرمایا۔

بارہشتم بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۳ع

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب طب اُردو و فارسی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت
کتب طب مختص بعلاج انسان اُردو	
تشریح الاسباب مع نقشہ بروج فلکی از حکیم قاضی الٰہی بخش۔	۸ ر
رسالہ زبدۃ المفردات - مع رسالہ نظم بارق از حکیم سید علی حسین صاحب۔	۲ ر ۶ پائی
زبدۃ الحکمت - تینون فصلون کے خورد و نوش کا طریقہ حفظ صحت مؤلفہ حکیم مولوی محمد قمر علی۔	ا ر ۶ پائی
رسالہ تعریف النبض - مؤلفہ حکیم مرزا بشیر احمد۔	۲ ر
شفاء الامراض - از حکیم محمد عبد الحکیم صاحب	۵ ر پ
ترکیب العلاج مع ترمیم و اضافہ نسخہ جات مؤلفہ حکیم امیر الدین خان جدید الطبع۔	۶ ر پ
رسالہ دافع طاعون - مؤلفہ رائے ہزاری لال ہیڈ ماسٹر اودیپور۔	۲ ر پ
مفید الاجسام - مع فوائد عجیبہ ہر مرض کے نسخے مؤلفہ سید فضل علی نیٹو ڈاکٹر۔	۳ ر ۳ پائی
طب احسانی - مؤلفہ حکیم احسانعلی	۳ ر ۹ پائی

نام کتاب	قیمت
مجمع البحرین - از حکیم حیدر خان جاوی طب یونانی و ڈاکٹری۔	۱ روپیہ
علاج الغربا - مترجمہ حکیم اصغر علی۔	۸ ر
اُردو ترجمہ کلیات سدیدی فن اول مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سندیافتہ عالم فاضل۔	۱۲ ر پ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن دوم - مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سندیافتہ بعالم فاضل۔	۱۲ ر پ
اُردو ترجمہ معالجات سدیدی فن سوم و چہارم - یکجائی - مترجمہ مولوی حکیم سید عابد حسین لکھنوی سندیافتہ بعالم فاضل۔	۶ ر پ
ترجمہ طب اکبر - از حکیم محمد حسین نہایت سلیس مرغوب عام۔	۱۲ ر پ
اکسیر القلوب - ترجمہ مفرح القلوب از حکیم محمد نور کریم۔	۶ ر
تحفۃ الاطباء - مؤلفہ حکیم سید مشرف حسین خیرآبادی۔	ا ر ۶ پائی

تریاق مسموم

رسالۂ نادر سریع الامتحان وعجالۂ عجیب نغز بیان

جسمین

اقسام سانپون کے زہر کا علاج ممتحن ہے

مع اُنکے اصناف کے نام اور مختلف خلقت کی تصاویر

کہ اُنمین سے بعضے سانپ کا زہر کاٹنے سے چڑھتا ہے اور بعضے کا زہر صرف

نظر زہر آلود سے اور بعضے کا زہر صرف تنفس اور پھنکار سے

جسکو

بڑی کوشش سے بقراط دوران عیسی النفس محمد حبیب الدین احمد صاحب سوزان تخلص نے

کتب مستندۂ اساتذۂ طب یونانی اور ڈاکٹری سے بعنوان شایستہ مدون وتالیف فرمایا۔

بارہشتم بماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین چھپا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی سانپ مین زہر[1] پیدا کیا او کاٹنا سکھا دیا اور آدمی کو تریاک دیا اور اُسکی نسبت
حکم ہلاک الٰہی اگر سانپ سے کٹوا کر مار ڈالنا منظور تھا ہمکو اُسکا دشمن بنانا اور علاج بتانا
کیا ضرور تھا الٰہی جسے تو مارے کون رکھے اور جسے تو رکھے اُسے کون مار سکے ہے الٰہی
تجکو منظور اپنی قدرت کا دکھانا ہے + کہان کا سانپ کیسا مار مہرہ سب بہانا ہے ۔ الٰہی جسکے
عشق مین سانپ غار کو گھر بنائے اور ایک عمر باہر نہ آئے اور جس کا ادنےٰ غلام شیر و پلنگ کا
گھوڑا بنالے اور سانپ کا کوڑا وہ تیرے زہر قہر سے ایسا ڈرے کہ سانپ بچھو سے پناہ طلب کرے

[1] زہر کئی طرح کا ہے ایک سم مطلق کہ تاثیر اسکی بدن مین مخالف فاد زہر بلا مہلت تصرف کرکے تصرف طبیعت کو معطل
اور حرارت غریزی وارواح و قوے کو فنا کردے اور فرصت فعل و انفعال کی نہ دے جیسا کہ کھانا مرارہ افعی کا اور اسکا
کاٹنا دوسرے دوا ہے سمی کہ اُسکی تاثیر نوعیہ اور کیفیت دونون مین ہو اور بعد تاثیر و تاثر حصول زہر سمیت سے ایک
کیفیت پیدا کرکے کیفیت اصلی بدن پر غلبہ کرے مانند بیخ سیاہ و دانہ تیسرے غذای سمی اُسکی تاثیر مادہ و صورت
مین ہو اور بعد فعل و انفعال و حقیقت تغذیہ سے بدستور مذکور احداث سمیت کرے اُسکی مثال خارج مین متحقق نہین
کیونکہ اشیا سمیہ بغیر کسی کیفیت کے کیفیات سے نہین ہوتین اور بلادر کو بعض نے غذاے سمی کہا ہے مگر وہ نہین ہے اور غذاے دوائی
وہ ہے کہ اُسکی تاثیر مادہ و کیفیت و صورت تینو مین ہو اور بعد تاثیر و تاثر حصول غذائیت کے کیفیت غالب سے سمیت حاصل کرے مانند لحم افاعی کہ کھایا گیا ہے

الٰہی ہر آن نیا افسون ہے اور طرفۃ العین مین رنگ دگرگون ہے

الٰہی دمبدم تازہ فسون ہے

دل وجان باراندیشہ سے خون ہے
کہ یہ دل ہے تو وہ ہی ڈھنگ سیکھا
کہ اب کہنا نہین دل مانتا ہے
بتاتا ہے مجھے ہر دم نیا کام
کہ لکھ جاؤن مین کچھ احوال حیات کے
سوا اسکے ہزارون طرح کی فکر
الٰہی تو ہی میرا ہو مددگار
زبان خامہ سے جو وقت یہ راز
تو اور سر گرم تقریر پریشان
ہنوز مہار کچھ دل مین ہراسان
ہزارون کو بس دلبر سے اُڑا غم

الٰہی اور طرفہ ماجرا ہے
وہی افسون وہی نیرنگ سیکھا
نہین اک وضع پر رہتا ہے کچھ دل
ستاتا ہے مجھے ہر وقت ناکام
نہ اس فن مین کتب کی کال ایجاد
کہ کر سکتا نہین جنکا مین کچھ ذکر
صعوبت حد سے اب گذری الٰہی
کہا مین نے تو دی ہاتف نے آواز
تو اور یہ حرف یاس استغفر اللہ
کریگا حق تری مشکل کو آسان

سمجھ مین کچھ نہین آتا کہ کیا ہے
الٰہی کیا کرون تو جانتا ہے
کبھی تو کچھ کبھی کہتا ہے کچھ دل
چنانچہ اسکو اب سوجھی ہے یہ بات
کہان مین اور کہان یہ فکر فرہاد
کرونگا کیونکہ طے یہ راہ دشوار
انا مکروب فارحمنی اتیے
تو اور سوز آن یہ تحریر پریشان
تو اور دل مین ہراس استغفر اللہ
یہ سنتے ہی ہوا دل شاد و خرم

اس عرصہ مین مجکو حیوۃ الحیوان الکبرے شیخ کمال الدین دمیری کی ہاتھ آئی اور ایک شخص نے ایک کتاب مولوی عظیم الدین کی لکھی ہوئی اور قرابادین کبیر بھجوائی اور ایک نسخہ جسکا نام تریاق اکبر تھا ملا اور حال اس فن کے استادونسے معلوم ہوا پھر تو دل بڑھا چند روز مین احوال سانپونکا اور انکے کاٹنے کی دوا اور جو اُن سے متعلق تھا جا بجا سے لکھ لکھا کر اور مجرب دوائین بہم پہونچا کر تین فصلونمین لکھا اور اس رسالہ کا نام تریاق مسموم رکھا رباعی تریاق کی جستجو مین گرد آفاق * جب ہم پھرے اور کیئے سیہ کچھ اوراق * فکر تاریخ تھی کہ اک اہل عراق بولا آ دیکھ کیا ہے تحفہ تریاق قطعہ

غرض سایہ تھا جس رہ مین ملا
کہ اسکے سایہ مین آرام پائے

یہ نخل سایہ گستر مین نے بویا
اور اس آرام پانیکے سبب سے

مگر ایسا کوئی صاحب دل آ کے
دعا کچھ مانگے میرے حق مین بے

پہلی فصل سانپون کے حالات مین دوسری فصل معالجات مین تیسری فصل حکایات مین فصل پہلی سانپونکے حالات مین صاحب حیوۃ الحیوان مسعودی سے روایت کرتے ہین کہ اول اللہ تعالے نے سانپ کو سجستان مین اُتارا تھا اور اب تک بھی

اُس ملک مین تمام جہان سے زیادہ ہین اور بیشک اگر عربدا نہوتا اور اسکو نہ کھاتا تو ملک
ویران ہوجاتا اور کعب احبار کہتے ہین کہ سانپ کو اصفہان مین ابلیس کو جدہ حوا کو عرفہ
آدم کو سراندیپ مین اتارا اتھا و العیب عند اللہ تعالی بالجملہ عرب مین سانپ کے بہت
نام ہین اور بہت اقسام چنانچہ انمین سے ایک رقشا ہی جسکو رقطا بھی کہتے ہین یہ بہت بڑا
ہی اور دہ قسم ہے کہ جسکے جسم پر سیاہ و سفید خال ہوتے ہین اور ایک ارزب ہی اس پر بال ہوتے
ہین اور عرب گمان کرتے ہین کہ ایک سانپ گونگا ہوتا ہی اور بڑا زہریلا ہی اور ایک ساز ع
ہی یہ بھی قوی تر اور ایک شاخ دار ہی مگر ارسطو کو اس سے انکار ہے اور ایک کا نام شجاع
ہی اس کا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالے اور ایک عربد ہی یہ بھی بہت بڑا ہی اور سانپ اس کی
غذا ہی اور ایک اصلہ ہی اسکا نام بھی اصلا ہنین بچتا ہی کہتے ہین کہ بعد ہزار برس کے اسکا
چہرہ آدمی کا سا ہوجاتا ہی یہ انسان کو نظر سے گراتا ہی اور ایک کا نام صل ہے اسے مکللہ
بھی کہتے ہین کیونکہ اسکے سر پر گنج سا ہوتا ہی یہ گویا آگ کا بنا ہوا ہی کہ جو چیز اُس کے آگے
سے نکلجاتی ہی جلجاتی ہی اور جہان رہتا ہی گز گز تک گھاس نہین اُگتی کہتے ہین کہ یہ تیر کے
فاصلہ سے پھنکار مار کر جانور کو جلا دیتا ہی بلکہ نظر سے مار لیتا ہی چنانچہ ایک بار ایک
سوار نے اسکو نیزہ سے مارا تھا سوار اور گھوڑا دونون مر گئے یہ بلاد ترک مین بیشتر ہی اور
ایک ذوزلفین والا بتر ہوتا ہی رسول خدا نے اُسکے مارنے کا تاکیداً حکم دیا ہی اور امام
زہری نے بیان کیا کہ اس کے زہر کے اثر سے حاملہ کا حمل گر جاتا ہی بلکہ دیکھنے سے آدمی
مر جاتا ہی اور ایک کا نام ناظر ہی یہ نظر سے کام تمام کرتا ہی اور ایک اور ہی جسکی آواز سے آدمی
مر جاتا ہی اب تمام سانپونکے جسقدر یاد آتے ہین حوالہ قلم کئے جاتے ہین عین عیم صم حریش ازعر
ابتر ناسر ابن اسود ساخ ارقم اصلہ جان ثعبان شجاع ارزب افعی افعوان ارقش
ارقط صل ذوزلفین عربد سک تیرہ و شاشہ ملکیہ مکللۃ الراس بلوطیہ معطشہ ابو بختری ابو ربیع
ابو عاصی ابو مذعور ابو دثاب ابو یقظان ام طبق ام عافیہ ام فتح ام محبوب
بنات طبق گونگا شدید الشر ہے اور صمہ نر ہے اس کی جمع صمم آتی ہے
اور کہتے ہین کہ علی العموم سانپ کی عمر ہزار برس کی ہوتی ہی اور صاحب مخزن الادویہ

نے یہ بات کہی ہو کہ حیہ اُسکو اسلیے کہتے ہین کہ طویل العمر ہے اور مرنے کے بعد اور حیوانات
کیطرح جلدی سے نہین بگڑتا ہو بلکہ دیر مین سڑتا ہو اور اسکی قسمین بہت ہین اور بنگالہ مین
اکثر اور مار مونیرک ایک سانپ ہو جسکا سر برنگ منقے سیاہ ہو اور بدن خاکی یہ خاک
مین چھپ کر بیٹھ جاتا ہو اور جب کوئی دانہ منقے سمجھ کر اُٹھاتا ہو تو کاٹ کھاتا ہو
اور نر مادہ کی پہچان یہ ہو کہ نر کے دو اور مادہ کے چار دانت ہوتے ہین اور اُسکی
طبیعت مین گرمی و خشکی و تجفیف و تحلیل بہت ہو اور جو قریب آبادی یا دریا کے نہین رہتے
حار و یابس دوسرے اور جو متوسط تیسرے اور جو کوہستان و ریگستان مین جو تھے
درجے کے ہین فائدہ امام شافعی رح نے اسکے گوشت کو مکروہ کہا ہو اور امام ابو حنیفہ رح نے
دوا مین بھی حرام فرمایا اور آن حضرت نے اسکے قتل کا حکم دیا ہو چنانچہ بخاری و مسلم مین
ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہو کہ ہم غار منیٰ مین قرآن پڑھ رہے تھے اور و المرسلات
نازل ہو رہی تھی کہ ایک سانپ نکلا حضرت نے فرمایا کہ مارو ہم دوڑے وہ نکل گیا فرمایا کہ
خدا نے اسکو تمہارے اور تمکو اُسکے شر سے بچایا اور ایک حدیث مین یہ بھی آیا ہو جسنے
سانپ کو تا مقدور زندہ چھوڑا اُسنے مجھسے رشتہ امید توڑا المختصر اگرچہ سانپ جانور موذی
ہو اُسکی ایذا ایک امر بدیہی مگر اطبا کے نزدیک اس سے بہت فائدے متصور ہین چنانچہ
صاحب عجائب المخلوقات بحوالہ شیخ سرگرم خبر ہین کہ پوست افعی کی خاک داء الثعلب کو نافع
ہو اور اُسکا پوست یا صرف سر اگر حاملہ باندھے تو اسقاط حمل سے محفوظ رہے اور وقت وضع
وضع باسانی ہو اور اگر دو ٹکڑے کر کے سانپ کے کاٹے ہوے کے زخم پر رکھدین درد
جاتا رہے اور اس کا گوشت مقوی ہو اور حافظ حواس و جوانی اور جذام و داء الثعلب
کو نفع بخشتا ہو اور چربی دافع بواسیر ہو اور اگر چربی کو سرکہ مین پکا کر منہ مین رکھین دانتو نکے
درد کے لئے اکسیر اور اگر پوست تیلی مین جلا کر لگائین تو درد چشم کو فائدہ پہونچائے اور سبزی چشم
سیاہی سے بدل جائے اور اگر اس کا فلس کھائے ایکسال آنکھو نمین درد نہونے پائے اور
اگر دو کھائے دو برس درد نہو اور اگر اسکا جسم جلا کر خاک آنکھ مین لگائین مرض سبل کا
نشان نپائین بلکہ آب نزول بھی جاتا رہے اور حکیم بلیناس کہتا ہو کہ اسکا شوربا مقوی بصر ہو

اور انڈا ابرص کے واسطے نافع تر اور اگر افعی کا خون آنکھ مین لگائین تو روشنی زیادہ ہو اور شبکوری زائل اور اگر بال اکھیڑ کر کوئی اُسکی چربی لگائے تو پھر بال پیدا نہ ہونے پائے اور اسکا دل خشک کیا ہوا صاحب تپ ربع کو مفید ہے اور بقراط کے نزدیک اس کا گوشت اعصاب بعض امراض صعب کو نفع دیتا ہے اور بڑھاپا دیر مین لاتا ہے اور مستسقی کو فائدہ کامل پہونچاتا ہے اور بلیناس کہتا ہے کہ جذام و تاریکی چشم اور سانپ کے کاٹے کو مفید ہے اور محرک شہوت جماع ہے اور اسکو روغن زیت مین پکا کر لگائین تو بال نہ پیدا ہون اور پتہ اور سر زہر قاتل ہوگا اسیطرح اس سے کچھ اور فائدہ بھی حاصل ہوگا جیسا کہ کمال الدین دمیری کہ حکیم یکتا ہے لکھتا ہے کہ اگر زندہ سانپ کا دانت اکھاڑ کر صاحب تپ کے بازو یا گلے مین باندھین تپ جاتی رہے اور دانتون کے درد کو فائدہ ہو اور اگر جلا کر روغن کنجد مین ملا کر جس ڈاڑھ مین کیڑا لگا ہو اُسپر رکھین تو فوراً شفا حاصل ہو اور اگر سر دانتون سمیت مبتلائے داء الثعلب والے کے سر مین باندھین اُسیوقت بال نکل آئین اور یحیی بن ماسویہ کہتے ہین کہ اگر سانپ کی کینچلی کے ساتھ پوست بیخ کبر و زراوند طویل اور بلادر مساوی الاجزا ملا کر صاحب بواسیر کو بخور دین فائدہ بخشے اور بعضے کہتے ہین کہ صرف کینچلی اور مقل کا دھوان کافی ہے اور سانپ کے انڈے بورق سرکہ مین ملے ہوئے بشرط طلا صاحب برص کو بہت فائدہ بخشتے ہین اور اگر کینچلی کو تین چھوہارہ مین گوندھکر صاحب ثالیل کو کھلائین تو شفا ہو اور اس کا دل اگر صاحب تپ ربع کے بازو پر باندھین تو تپ دفع ہو اور جب گوشت سانپ کا پانی اور نمک اور سوئے اور روغن زیتون مین میٹھی آنچ پر پکا کر ہین اور گندنے کے ساتھ تناول کرین تو مواد غلیظ کو جلد سے جلد دفع کر دیتا ہے اور مجذوم کے واسطے مجرب ہے چنانچہ بعد کھانے کے چند روز مین بدن سے چھلکے سے اُتر کر صاف ہو جاتا ہے اور بہت کھانے سے مچھلی کی طرح پوست جدا ہونے لگتا ہے اور مقدار کم سے اخلاط متعفنہ لطیفہ کو مستحیل لقیل اور کثیفہ کو بہ تقشر جلد دفع کرتا ہے اور نفع دیتا ہے اور اسکا گوشت پختہ جسطرح تریاق کیلئے پکاتے ہین دفع سم مشروبہ و ملدوغہ و ضعف بصر و درد عصب و ازالۂ خنازیر و حفظ جوانی و تقویت روح حیوانی و نفسانی و خوبی ذہن

ملہ جاننا چاہئے کہ ادراک نفس مجردہ بذریعہ روح حیوانی مری و فکر وغیرہ آلات ہی اور حقیقۃً آلات کدورات

وفالج ولقوہ ورعشہ وامراض باردہ عصبانی وحفظ صحت کے لئے موثر ہے بشرطیکہ سال بھر
مین ایکمرتبہ تناول فرمائین کیونکہ کثرت سے خلط جلجاتے ہین اور بہت نقصان نظر آتے ہین ہرگز
کثرت نکرین اور بعد تقویت بدن گوشت کے پیدا ہونیکی محافظت فرمائین اور اعضاے
خارج کو مالش مرہم وموم روغن ومسکہ سے مدد پہونچائین اور ماءاللحم ملائین اور گوشت لطیف
کھلائین اور تازہ دودھ آب فواکہ ونخود وقت جوش اگر اسمین ڈال دئے گئے ہون
تو تاثیر مین قرصون کے قریب ہین اور نمک فعل مین ضعیف تر اور ضماد سانپ کے کچے
گوشت کٹے ہوے کا سانپ کے کاٹے کو نہایت نافع ہے اسیطرح اسکا پیٹ چاک
کرکے گرما گرم زخم پر لگانا اور کہتے ہین کہ اگر سات ہفتے سرخ ریشم کے تاگے سے گلا گھونٹ کر
مارین اور ہر دفعہ گرہ لگاتے جائین اور صاحب خناق کے گلے مین بندھوائین تو خناق زائل
ہو جائے اور اکتحال خون روشنی ومنع نزلات کے واسطے نافع ہے اور بیتہ اخلاط واعضا کو فورًا
گھلا دیتا ہے اور حرارت عزیزی وارواح کو تباہ کرتا ہے اسلیے اسکا استعمال ہر طرح ناجائز کیا
گیا ہے اور پوست امراض سینہ واستسقا ویرقان ونزلات واورار بول وتفتیت حصاۃ وامراض
مقعد کو جسطرح استعمال کرین مفید ہے اور بخور دفع ہوام کے واسطے مجرب ہے اور صاحب
خناق اسکے گوشت سے گھبراتا ہے اسکو جلاکر کھلائین اور طریق جلانے کا یہ ہے کہ نمک اور
سویا اور انجیر ایک رطل ونیم اوقیہ مین کر اسپر چھڑکین اور نو اوقیہ شہد اسپر ڈالکر منھ بند
کرکے تنور یا حمام مین جلائین جب کوئلے کی طرح جلکر سیاہ ہو جاوے نرم نرم پیسکر شیشہ
یا چینی کے برتن مین اٹھا رکھین اور وقت ضرورت کام مین لائین اور کبھی خوشبو اور
لذت کے لئے اس مین سنبل الطیب وسافج ہندی بھی نرم پیسکر ملا دیتے ہین وہ قول
جو متعلق باطبا تھا تمام ہوا اب معبرون کا خیال باقی رہگیا چاہتا ہون کہ اسکو بھی لکھ جاؤن
اور وسوسہ دلسے مٹاؤن سانپ سے مراد کبھی دولت ہوتی ہے اور کبھی دشمن جو شخص
خواب مین سانپ سے لڑکر شکست نہ کھاے دشمن پر فتح پاے اور جو اسپر قبضہ کامل کریگا
دولت حاصل کرے گا اور جو بیمار اپنے منھ سے سانپ نکلتے دیکھ پائیگا مر جائیگا کیونکہ حیات
ہی سوچ کیا بات ہے اور اگر باغ مین سانپونکا گذر ہے دلیل پانی کی موج پر ہے یعنی نہر آئے یا کنوان بنجاے

اور جسکے بستر پر سانپ مرا ہوا نظر آئے اُسکی بی بی مرجائے اور اگر حاملہ خواب مین سانپ
جنے جو بچہ پیدا ہوگا نافرمان و ایذا دہندہ ہوگا اور اگر سانپ مردہ نظر آئے دشمن کے شر سے
نجات پائے اور جسے خواب مین سانپ کاٹ کھائے اور جس جگہ کاٹے اُسجگہ ورم بھی نظر آئے
تو مال پائے کیونکہ مال زہر ہے اور آدمی کے حق مین قہر اور جو شخص خواب مین سانپ کھائے
اُسکو دشمن کا مال ہاتھ آئے اور اگر سانپ کو اوپر سے گھر مین اُترتے دیکھے تو گھر والا مرے
اور جسے خواب مین سانپ نگل جائے وہ سلطنت پائے اور جو سانپون سے ہوتا ہوا
اچھی طرح چلا جائے تو دشمنون کے شر سے امن پائے اور راہ مین مار خونخوار کا نظر آنا
حاکم ستمگار کا نظر آنا ہے اور جسجگہ سانپ جاتے نظر آئین وہان بلائین اور وبائین آئین کیونکہ
حیات کا جانا موت پر دلالت کرتا ہی سوچ کیا ہے اور جو خزانے کے سانپ کو فرمانبردار
بنائے دولت و سعادت پائے اور جو کالے ناگ پر قبضہ کرے تو ملک پائے اور سفید سانپ
دشمن ہے ثعبان دیکھے تو اہل و اولاد یا ہمسایہ سے دشمنی ہو اژدہا سے مراد آگ یا
بادشاہ ستمگار ہی اور اصلہ سے عورت نسل دار شجاع مراد عورت مسرف سے افعی سے
قوم اغنیا ہی نا شر شے رنج و عناد جنگلی سانپ سے مراد قطاع الطریق ہی اور پانی کے سانپ سے
مال اور جو کمر مین سانپ باندھے ہمیانی بندھے اور جو سانپ کو پھینکے اہل و عیال سے
جدا رہے اور جو سانپ سے ہمکلام ہو اقصہ رنج و غم تمام ہوا ذکر تعبیر خواب کا الحمد اللہ کیا
کہتا تھا کیا کہ گیا سچ یہ ہی کہ افعی خیال میدان سخن مین بہت تیز چلتا ہے ہان ہائے سانپ ہر سال
کینچلی بدلتا ہی اور ناگنی بتیس انڈے اپنی بسلیون کے حساب سے دیتی ہی مگر چیونٹیان
پیچھے پڑ جاتی ہین اور اکثر کو کھا لیتی ہین اور اگر بچھو سانپ کے ڈنک مار دیتا ہی تو مر جاتا ہی
اور اسکے انڈے لمبے لمبے مٹی کے رنگ کے اور نیلے سے کچھ سیاہ و سفید غرض ارقط ہوتے
ہین اور چمک ہوتی ہی اور اندر پیپ سی بھری ہوئی کچھ خط کی طرح جمی ہوئی اور اندام نہانی
مادہ کا معلوم نہین ہوتا اور نر اُسپر لپیٹ جاتا ہی اور اُس کی زبان آگے سے چری
ہوئی یہی وجہ ہے کہ کہتے ہین کہ سانپ کی دو زبانین ہین اور اُسکو شیرہ اس لئے
کہتے ہین کہ بچ جائے جانور کو نگل جاتا ہی چنانچہ جب بڑے جانور کو نگل لیتا ہی تو درخت کو

[illegible]

لپٹ کر زور سے اُسکی ہڈیون کا چورا کر دیتا ہی اور کاٹ کر اُلٹ جاتا ہی اسلئے بعض نے
کہا ہی کہ زہر ڈالنے کے واسطے اُلٹا کرتا ہی مگر یہ غلط ہی بلکہ اسکی عادت ہی اور جب کھانیکو
کچھ نہین ملتا تو ہوا کھا لیتا ہی اور ایک زمانہ اسیطرح گزار دیتا ہی اور دُبلا ہو جاتا ہی اور
گوشت جاندار کا کھاتا ہی مردار کے پاس نہین جاتا اور عجب یہ ہی کہ پانی پینے کا شوق رکھتا
ہی مگر پی نہین سکتا اور جب بیقرار ہو کر پی جاتا ہی تو نشہ چڑھ جاتا ہی چنانچہ اُسی حالت مین
کبھی مر بھی جاتا ہی اور نر ایک جگہ نہین ٹھہرتا ہی بیقرار پھرتا ہی اور مادہ جسوقت انڈے
دیتی ہی خود سیتی ہی اور جب بچے نکلکر چلنے لگتے ہین اور بلا یا گر گھس جاتے ہین الگ ہو جاتی
ہی اور اگر دیکھ پاتی ہی تو کھانے لگ جاتی ہی اور اس کی آنکھ ٹھڈی اور مکھی کی طرح جڑی ہوئی
ہی اسی سبب سے جو جان گئے ہین نظر بچا کر پکڑ لیتے ہین اور اگر اتفاق سے آنکھ
پھوٹ جاتی ہی اور ڈاڑھ دانت یا دُم ٹوٹ جاتی ہی جلد پھر ویسی ہو جاتی ہی عجب تر یہ
ہی کہ یہ آدمی سے ڈر کر بھاگ جاتا ہی اور شعلہ پر شوق سے آتا ہی اور اُسکو دیکھ دیکھکر خوش
ہوتا ہی اور بعض ساز کی آواز پر مرتا ہی اور خوب وجد کرتا ہی اور جب انجیر کے لپینہ لگے ہوے
کوڑے سے مارتے ہین تو مر جاتا ہی اور ذبح کرنے سے کئی روز تک نہین مرتا ہی اور
اندھا ہو کر ہری سونف کے پتوے آنکھین رگڑ کر اچھا ہو جاتا ہی اور اگر اوسکا سینہ
سوراخ مین پہونچ جاے تو کیسا ہی قوی آدمی پکڑ کر کھینچے نہین کھنچتا ہی بلکہ جب زور حد
سے گذر جائیگا تو ٹوٹ جائیگا اور پائون نہین رکھتا نکتہ جسوقت سانپ سوراخ مین
گھس جاے اور کسیطرح باہر نہ آئے اگر کوئی گرم چیز یا پانی اُس تک پہونچ جائیگا فوراً باہر
آئیگا اور اگر گھر مین غائب ہو جائیگا تو جب لوبان کی دھونی دینگے انشاء اللہ العزیز

ف گھر مین پالنا مرغ و طاؤس اور بلی اور اُن جانورونکا جو سانپ کو کھاتے ہین اور پاس رکھنا
شاخ گاؤ کوہی اور شاخ گوزن و فادزہر معدنی و حیوانی و مہرہ مارکا اور سیم بز اور انسان کے بالون اور رال اور
مقل اور سکبینج اور چوب انار کا بخور سانپ کے دفع کو واسطے بہتر ہی اور جس پانی مین نوشادر حل کیا ہوا ہو اگر اسکے
سوراخ مین ڈالینگے تو مر جائیگا اور بیخ اسف کے بچھانے اور جو نوشادر کے پانی چھڑکنے سے جگہ چھوڑ دیتا ہی لہذا افعی کی نظر زمرد
پر پڑتی ہی تو ڈھیلا آنکھ کا نکل پڑتا ہی صاحب تحفۃ المومنین اور راقم کے نزدیک جسوقت عنبر ابین یا جوتے نہین اُلٹ دیا کرین اور جھاڑ لیا کرین ۱۲

باہر آئیگا پشت مین بھی بہت قوت ہی اور تیس پسلیان ہین اور ہبیٹ سے پانون کا کام لیتا
ہی اور سملٹنی کی وجہ یہ ہے کہ چلتے وقت اسکے اجزا مین تدافع ہوتا ہی اور یہ اصلی جانور پانی کا ہی
اور اگر جنگل کا پانی مین اور پانی کا جنگل مین چلا جاتا ہی تو زندہ رہتا ہی اور جب آنکھ پھوٹ جاتی ہی
ڈھیلے کو بھر آتا ہی اور چار مہینے مٹی مین رہتا ہی پھر جو وقت نکلتا ہی آنکھین سیاہ ہوتی ہین سونف
کے درخت کو ڈھونڈھکر اسکے پتوں سے رگڑ کر اچھی کر لیتا ہی عجب یہ ہی کہ جب سانپ کے
قتل کا قصد کرتے ہین اور اوسکو اپنے مارے جانے کا یقین ہو جاتا ہی تو سر کو ضرب سے
بچاتا ہی ہر سال کینچلی بدل ڈالتا ہی اور ایک نقطہ پشت پر نکالتا ہی پس یہ نقطہ گویا اسکی سال گرہ
ہی اور جب بھوک مین مارتا ہی تک تلاش کرتا ہی اگر ملجاتا ہی تو خیر نہین مرجاتا ہی اور لقوا وحش
و بز کوہی پانی پر منھ رکھکر سانس کے ساتھ اسکو اندر سے کھینچ لاتا ہی اور کھا جاتا ہی الحاصل
جاحظ کہتے ہین کہ سانپ تین قسم کے ہین ایک تو وہ کہ جنکے کاٹے کا علاج نہین جیسے ثعبان
افعی یا بعضے ہندوستانی سانپ اور ایک وہ کہ جنکے کاٹے کا علاج ہی اور تریاق وغیرہ فائدہ
بخشتا ہی اور ایک جنکی دہشت سے مرجاے تو مرجاے نہین تو اون مین زہر نہین اور
افعی لفظ سریانی ہی یونانی اسکو اجادیا کہتے ہین یہ مادہ ہی اور افعوان نر کنیت اسکی ابو حیان
و ابو یحیی اسکی عمر ہزار برس کی ہوتی ہی اور بہادری تو اس پر ختم ہو گئی انسان پر جست کرتا ہی
اور بدتر سانپونکا ہی اور بجستان کا سب سے بدتر ہی دو گز تک کا لنبا ہوتا ہی اور دم باریک
اور سر چپٹا مثلث جس کا قاعدہ گردن کیطرف ہوتا ہی اور چلتے وقت آواز آتی ہی بڑا طاقت دار
ہی اور رنگ بھی بے شمار کالا زردی لیے بھی اور سرخ اور کالا بھی کوڑیالا بھی اکثر تو بہت زہریلا
ہوتا ہی اور بعض کم زہر بھی رکھتا ہی اسکی مادہ کے چار اور نر کے دو دانت ہوتے
ہین اور زمخشری کہتا ہی کہ جب اسپر ہزار برس گذرتے ہین اندھا ہو جاتا ہی اسوقت
اللہ تعالی اسکے دلمین ڈالتا ہی کہ وہ دم کے دم مین بعد از تلاش جنگل مین جاکر سونف
کے پتون سے آنکھین اچھی کر لیتا ہی اور گرمیون مین بدن کو سمیٹے ہوے راہ مین
پڑا رہتا ہی جب کسیکا پانون پڑتا ہے کاٹ کھاتا ہی یہ اگر اوٹنی گابھن کو کاٹتا
ہے بچہ اُس سے پہلے مرجاتا ہے اور رہبا رہتا ہے تو زیتون کی پتی کھاکر

اچھا ہو جاتا ہی اور وقت وطی نر مادہ پر اسطرح چڑھتا ہی کہ اسکو چھپا لیتا ہے اور کبھی
لذت سے بیہوش ہو جاتا ہے اور اسی حالت مین مادہ اُسکے بدن مین کاٹ لیتی ہے تو
مر جاتا ہے اور مقرنہ یعنی شاخدار جسکا ذکر گذرا جب کاٹتا ہی ہر بال سے خون جاری
ہو جاتا ہی وسانسہ ریتی مین گھس جاتا ہی جیسے مچھلی پانی مین تیرتی ہی یہ ریتی مین تیرتا ہے
مکللة الراس انتہا تین بالشت کا ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ناظر بھی اسیکا نام ہی کاٹتا
تو کاٹتا اسکے دیکھنے سے زہر چڑھ جاتا ہی بلوطیہ بلوطہ (نام درخت ۱۲) پر رہتا ہے جسے کاٹ کھاتا ہی
اُسکا پوست گوشت سے جدا ہو جاتا ہی معطشہ وہ ہی جسکے کاٹنے سے بدن مین آگ سی
لگجاتی ہی اور پیاس بہت معلوم ہوتی ہی اسود سالخ و ارقم یعنے ابلق و مرقش دو رنگ
ہی اسکے مادہ مین نر سے زیادہ زہر ہے اور تاثیر اسکی تمام اعضاے جپ خصوصاً
قریب دل و دماغ و جگر و اعصاب پر زیادہ تر پہونچتی ہی یہانتک تحقیقات صاحب
حیوة الحیوان کی ہی اور صاحب عجائب کہتا ہے کہ جزائر چین مین ایک پہاڑ ہی جسکو
عرب نصبان کہتے ہین اس پہاڑ کا سانپ اتنا بڑا ہوتا ہی کہ ہاتھی کو کھا جاتا ہی اور ایک
سانپ جسے وہ حیات عظام کہتے ہین جب دریا سے باہر آتا ہی بھینس ہاتھی وغیرہما کا نوالہ
کر جاتا ہی اور پھر کسی درخت یا پتھر سے لپٹ کر زور سے انکی ہڈیان توڑ ڈالتا ہی چنانچہ آواز
انکے ٹوٹنے کی آیا کرتی ہی اُسکی دو شاخین ہوتی ہین اور بڑے بڑے دانت اور ناک ابھری ہوئی



اسی کتاب مین ایک معتمد کی زبانی لکھا ہی کہ قریب ملک زنگ صوصا نام ایک جزیرہ ہی
اسمین ایک شہر پتھر کا ہے وہان ہر سال ایک مرتبہ ایک سانپ نکلتا ہی وہانکا بادشاہ اُسکو
مارتا ہے وہ کہتے ہین کہ اُسکی چربی ملنے سے بدن مین قوت اور طبیعت مین فرحت پیدا ہوتی ہی

۱۵ سر باریک اور اُسپر تاج سا رکھا ہوا اور آنکھین سرخ دو بالشت سے تین بالشت تک کا مائل بسیاہی
و زردی ہوتا ہی وحوش و طیور سب اُس سے ڈرتے اور ایک سانپ اسی قسم مین سے پانچ گز تک
کا لنبا ہوتا ہی اُسکی آنکھین چمکا کرتی ہین اُسکا کاٹا بھی فوراً مر جاتا ہی ۱۲ تحفۃ المومنین

اور مرض سل کو نافع ہی چنانچہ بادشاہ پوست اُسکا بطریق تحفہ بادشاہونکو بھیجا کرتا ہی یہ سانپ بہت بڑا ہوتا ہی اور گردن تو بہت ہی موٹی ہوتی ہی اور ناک کی جگہ اُبھری ہوئی جیسے بھینس گھوڑیکی اور آنکھونپر بال ہین اور بڑے بڑے دانت سفید و سیاہ رنگ بہت خوبصورت منقش



اور تاریخ سندھ مین کہ عہد جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی مین لکھی گئی دیکھا ہی کہ متصل ہرات کو رزمین دخیر کہ مضافات سیوہی مین باڑی کا درخت بیری کے درخت کے برابر ہوتا ہی ہر وقت ہر سو دو سو سانپ ایک ایک بالشت کے لپٹے رہتے ہین جب کسان روئی چننے کا ارادہ کرتے ہین اول درخت کو لکڑی سے باحتیاط تمام جھاڑکر انکو نیچے گرادیتے ہین پھر اوسپر چڑھکر روئی چنتے ہین اگر کوئی اونمین کا کاٹ لیتا ہی تو اُسترہ سے پچھنے دیکر خون نکالا کرتے ہین اس علاج سے اکثر اچھے ہو جاتے ہین اور وہان ایک دریا ہی ظاہر اگن دھاک کی کان پر سے ہوکر آتا ہی اُسکے کنارہ پر لپٹے لپٹے سنگ سے بہت سانپ رہتے ہین اگر اُنمین کا کوئی کاٹ لیتا ہی تو الا ماشاء اللہ بچتا ہوگا ورنہ بچتا نہین وہان ایک کیڑا ہی جسکو نک کہتے ہین وہان کے آدمی اُسکی انذار حفاظت کے واسطے اسطرح پہنتے ہین کہ جسکے سبب اکثر اُنکے گزند سے محفوظ رہتے ہین صاحب تاریخ سندھ لکھتے ہین کہ مین خود وہان گیا تھا ایک جگہ کھیت مین پانی دیرہے تھے قدم قدم پر کئی سانپ دیکھے ارادہ وہان ٹھہرنیکا تھا سانپونکے خوف سے ٹھہر سکا الرید اسکے کاٹنے سے آدمی کا منہ خاکستر گون ہو جاتا ہے ارقم سیاہ و سفید ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین سُرخ و سیاہ جبتان چھوٹا پتلا سنگ سا سفید رنگ کا ہوتا ہی اور بہت ڈرتا ہی ایام جاہلیت مین عرب کہتے تھے کہ اس کا مارنے والا دیوانہ یا مرجاتا ہی آن حضرتؐ نے بھی ایک بار اسکے مارنے کو منع کیا تھا کہ ایا کم و

قتل الحیۃ البیضاء

یہ حدیث منسوخ ہوگئی ۱۲



راقم سے ایک دوست نے نقل کی کہ مین نے ایکبار ایک شخص کے پاس سفید سانپ دیکھا تھا کہتا تھا کہ نیپال کیطرف سے پکڑا تین گز لنبا اور اٹھارہ انچہ کا پھن تھا پونے دو گز کے قریب کھڑا ہو جاتا تھا ظاہرا اور قسم کا تھا



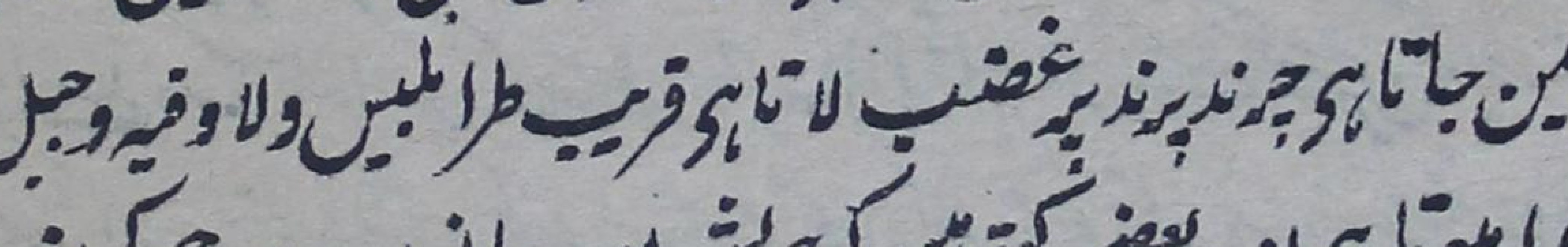
اسود سالخ - کالا آفت کا یہ کالا ہر سال بھر مین دوبار کینچلی بدلتا ہی اسکے کاٹنے کے بعد جان نہین بچتی ہی حضرتؐ نے اس سے پناہ مانگی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کان
روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سافر فاقبل اللیل قال یا ارض ربی و ربک اللہ اعوذ باللہ من
رسول خدا صلعم جب سفر کرتے ہے رات تو یون فرماتے اے زمین میرا اور تیرا رب اللہ ہی پناہ مانگتا ہون
شرک وشر ما فیک و شر ما یدب علیک اعوذ باللہ من الاسد و الاسود و من الحیۃ و العقرب
تیرے شر سے اور جو تجھ مین اور تجھ پر ہے اور اسکے شر سے الہی پناہ تیری شیر سے اور کالے سانپ سے سانپ اور بچھو سے
اصلہ ابن انباذی کہتا ہی کہ جسم اس کا چھوٹا ہوتا ہی اور سر بڑا یہ سوار پر حملہ کرتا ہی اور اسکو مار ڈالتا ہی اور جہان رہتا ہی گھاس نہین اگتی اور اگر جانور اس کے پاس آتا ہے سن ہو کر گر جاتا ہی اور اسیوقت مر جاتا ہی چنانچہ اس سے سب جانور بھاگتے ہین تیر کی مار کے فاصلے سے دیکھکر ہلاک کرتا ہی اور جسے کاٹتا ہے پانی ہو کر بہ جاتا ہی اسکو اگر سوار سوا نیزہ سے چھوئے تو سوار اور رہوار مر جاے اور اگر گھوڑے کے سم مین کاٹے گھوڑا اور سوار مر جاے بعضے کہتے ہین کہ اسکے پانون ہین اس سے کھڑا ہو کر چلکر کھاتا ہی اور جست کر جاتا ہی جاحظ کہتا ہی کہ عرب کہتے ہین کہ جس چیز پر سے یہ گذرتا ہی اسمین آگ لگ جاتی ہی اسیواسطے اسکا نام اصلہ رکھا یعنے استیصال کرتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ بعد ہزار برس کے اسکا چہرہ آدمی کا سا ہو جاتا ہی اسکے دیکھنے سے آدمی کا دم نکلجاتا ہی ترک و ہندوستان مین پیدا ہوتا ہی
ابن الم - ارزقی تاریخ مکی مین لکھتے ہین کہ ایم نر ہے اور روایت کرتے ہین طلق بن حبیب سے کہ ہم عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے ساتھ حجر اسود کے متصل بیٹھے تھے کہ دھوپ آ گئی

لہ سانپ کے پانون نہین ہوتے ہان اسی کے نام کے قریب ایک جانور ہی جسکو سانپ بچھوے کیسی شکل کا یا جسکو ہند مین گوہ کہتے جسکی کئی قسمین ہین گوہ یا چندنگو ہیرا گو بعضے پیرا گو کو سانپ کہتے ہین میری دانست مین جو بچہ دیتا ہی وہ گوہ کے اقسام مین ہی ۱۲

اور سب کھڑے ہو گئے ہم نے ایم کو دروازہ بنی پر دیکھا کہ اُس نے طواف کیا اور قیام وقعود ہم نے کہا کہ او عمرہ لانے والے اللہ تعالے تیری عبادت قبول کرے دنیا مین نادان بہت مین ایسا نہو کہ تجھے ستائین یہ سنکر غائب ہو گیا ظاہرا جن ایم کی صورت مین تھا تنین بڑے سانپونمین سے ہے کنیت اسکی ابو مرداس کو سج سے بدتر ہے بجلی نیزہ کی نوک سے تیز تر بدن موٹا قد کھجور کے درخت کے برابر آنکھین سُرخ بڑا مُنھ بڑا پیٹ جانورونکو زندہ نگلتا ہی ہر جانور اُس سے خوف کھاتا ہی جسوقت چارپایہ وغیرہ کو کھانے لگتا ہی اور جنگل کو خالی کرنا چاہتا ہی خدا اُسکے دلمین ایسی ڈالتا ہی کہ دریا کی طرف جاتا ہی یہان قدو قامت اور بڑھ جاتا ہی چنانچہ بعضے کہتے ہین کہ ہمنے قریب دو فرسخ کے برابر اژدہا دیکھا ہی رنگ چیتے کا سا تھا اور بدن فلس دار مچھلی کی طرح کا اور کبھی دو باز و مچھلی کیطرح کے اور سر مانند انسان اور لمبے کان اور گول آنکھ دیکھی اور کبھی سر انسان کا سا نہین بھی دیکھا نہایت سیاہ ہوتا ہی بجلی اوسپر نہین پڑتی اور جب اسکی دم کسی درخت پر پڑ جاتی ہے گر جاتا ہے اور جسوقت کسی درخت پر لپٹ جاتا ہی جل جاتا ہی



حریش ارقط ہی یعنے اسکے جسم پر نقطہ سیاہ و سفید بہت ہوتے ہین اور کبھی زمین سیاہ اور نقطے سفید بھی دیکھے یہ جب دریا مین آتا ہی تو جانوران آبی کو خاک مین ملاتا ہی اور جسوقت جنگل مین جاتا ہی چرند پرند پر غضب لاتا ہی قریب طرابلس ولاو فیہ وجبل اقرع و انطاکیہ کے پیدا ہوتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ حریش اور جانور ہے جسکے پنجہ اور سینگ ہین



ثعبان نر مادہ دونونکو کہتے ہین یہ بھی تنین کیطرح بڑا ہوتا ہی اور جاحظ کتب الامصار مین لکھتا ہی کہ یہ سانپ سوائے مصر اور کہین نہین شیخ نے لکھا کہ چھوٹا اس نوع کا پانچ گز کا ہوتا ہی اور بڑا انتیس گز کا بلکہ زیادہ بھی اُسکی آنکھین بڑی ہوتی ہین اور دانت بھی بڑے

بڑے اور منہ زرد یا سیاہ سخت وکشادہ اور بھوین اسقدر دراز ہوتی ہین کہ آنکھون کو
چھپا لیتی ہین اور گردن موٹی ہوتی ہے اور اُس پہ بال ہوتے ہین نر اس کا مادہ سے
زیادہ تر خبیث ہے جس حیوان کو پاتا ہی نوالہ کرجاتا ہی اور باطن مین ایسی حرارت
ہے کہ جلد تر ہاضم کرلیتا ہے یہ بھی پانی مین رہکر آبی اور جنگل مین رہکر جنگلی ہوجاتا ہی اور
کبھی جو پہاڑون پر چلا جاتا ہی تو دور دور تک برودت ہوا منقطع ہوجاتی ہے
اور جس چیز پہ گرتا ہے اُوسے جلا کر خاک کرتا ہی ہند مین بھی پیدا ہوتا ہے صاحب
عجائب لکھتا ہی کہ اس کے اعضا مین سے کچھ باندھنے سے عشق دفع ہوجاتا ہے
اور جو شخص اس کے پوست مین سے ذرا سا پاس رکھے تو حیوان مسخر ہوجائین اور
جہان دفن کرین کار خیر بہت ہون



اور ایک سانپ کو عرب حفات کہتے ہین اُس مین زہر نہین شبیب بن شیبہ
لکھتا ہے کہ مین منصور کے پاس گیا تھا مجھسے کہنے لگا کہ تو سجستان مین تھا مین نے
عرض کیا ہان امیر المومنین نے کہا سانپ کی کہو مین نے کہا کہ باریک گردن ہوتی ہی
بڑا سر ننھی دُم سو بڑے اُنہین مرگ ناگہان ہین اور چھوٹے خنجر بران قزوینی لکھتا ہی کہ کوتاہ دُم بدتر ہی



اور ایک قسم کا نام ملک ہے اُسکے سر پہ خط سفید ہوتے ہین جانور اوسنے چھپا رہتا ہے
جس چیز پہ سے گذرتا ہی اُسے جلا کر خاک کرتا ہی بلکہ آواز سے ہلاک کرتا ہی ایک بالشت کا ہوتا ہی سونے کا رنگ



فائدہ - حکما کہتے ہین کہ اگر انسان کے بال کھاری پانی مین پڑے رہین اور مدت دراز تک

ملے بہنہری اور سبز رنگ کا دیکھا گیا اور منڈھو علاقہ علیگڈھ مین ایک جگہ سے ایک شخص نے ایک سانپ

حرارت آفتاب آئین اثر پہونچا ے تو وہ سانپ نہجا ینگے تا وقتے کہ انسان انکو نہ ستا ئینگے وہ بھی نہ ستائین گے اور ایک سانپ سُرخ رنگ کا سٹک سا ہوتا ہی آدمی کو دیکھکر جست کرتا ہی اور کسیطرح منھہ نہین موڑتا اور جیتا نہین چھوڑتا



ابو جعفر مکفوف نحوی نے لکھا کہ ہمارے ملک مین جب دوپہر کو خوب گرمی پڑتی ہی ایک سانپ خاک مین چھپ جاتا ہی اور سر باہر رکھتا ہی خدا جانے جانور کیا سمجھکر اُسپر آتے ہین وہ انکو پکڑ پکڑ کر کھایا کرتا ہی صاحب تریاق اکبر نے لکھا ہی کہ انگلستان مین ایک سانپ زہردار ہے وہ اُسکو وپیئر کہتے ہین اور امریکہ مین کئی قسم کے ہین اور علےٰ ہذا القیاس ہند مین چنانچہ زہریلے سانپون مین جو مدراس بنگالہ بہار مین ہین گریٹ ہے اور رسانکٹی ہورا نایا م گو من گو من بوڑا جسے سبھ خنڈر بو درو پام کا لیو پریلا نیو رس ہٹن بیتا راہر یا ری کیھکر از مگر گو من برڑا کا فرہی یارے محققین نے دو سو انیس قسم کے سانپ معلوم کئے ہین سوا ئین بائیس تو بہت زہر رکھتے ہین اور باقی ایسے ہین کہ اُن کا زہر شدت وضعف مین کچھ فرق رکھتا ہی چنانچہ بعض کے کاٹنے سے فوراً اور بعض کے گھنٹے اور بعض کے دو گھنٹے اور بعضے کے تین دن اور بعضے کے چار اور اُسنے زیادہ دنون مین مرتے ہین بالجملہ وہ کہتا ہی کہ اُسکی دو قسمین ہین بری اور بحری بحری تو اکثر کم زہر رکھتا ہے بلکہ بعضون مین بالکل نہین اور جنگلی اکثر بہت زہردار ہین اور علامت بہت اور تھوڑے زہر کی یہ ہی کہ جس سانپ مین زہر ہوتا ہی او نیرکے جبڑے مین نر کے دو اور مادہ کے چار دانت خمدار ہلال کی صورت کھوکلے ہوتے ہین اور جڑین موٹی اور سر باریک بطور گاؤ دم ہوتا ہے اور عضلات مین غلاف کی صورت نظر آتے ہین اور قہر و غضب مین یا کاٹنے کے وقت نکل آتے ہین اس صورت سے ،، اور جسمین زہر نہین ہوتا اُسکے دانت اس شکل کے نہین ہوتے ہین اور غدی بھی جسکو چھالے کہتے ہین نہین ہوتی اور غدی گلنٹیٹو نین دونون دو طرف رد ہین کہ وقت غضب اُن مین سے ذراسی رطوبت بھی

ے جو وقت سانپ کے منہ مین روئی و دیگر دونون چھالے نکال لیتے ہین اور قدرے قلیل زہر جو رگون مین رہجاتا ہو اُس سے کف منہ مین پیدا ہو کر زہر خارج ہوجاتا ہی پھر ہر چند کاٹے کچھ اثر نہین ہوتا ۱۲

بلکہ دانتون مین آتی ہی اور اُن مین سے زخم مین جاتی ہی اور بعضے زہردار سانپون کے
دانت اژدہ کی شکل کے ہوتے ہین اور اُنکی دو قطارین اور پیدا ہونے کی
جگہ یا فوخ ہی اور بے زہر سانپونکے دانتونکی چار قطارین ہوتی ہین اور یہ ہی ہے کہ زہر کے دانت
اس سرے سے اُس سرے تک اندر سے خالی ہوتے ہین اور بے زہر دانت صرف جڑ مین
سے خالی ہوتے ہین اور رطوبت زہری کہ غذا سے پیدا ہوتی ہی ہمیشہ اسجگہ نہین رہتی ہی
بلکہ وقت پر جیسے منی خصیتین مین اور جو سانپ بہت کاٹتا ہے اُسکا زہر بہت کم ہو جاتا ہی اور
یاد رہے کہ رنگ اس رطوبت کا زرد سا ہی اور مزہ اس کا پھیکا کہتے ہین کہ اگر اسکو بدن
حیوان مین بطریق شرط چھچائین کاٹنے کے برابر زہر نہین چڑھتا اور یہ زہر جس خون مین ملتا ہی
اُسکو سیاہ کرتا ہی اور اگر زہردار سانپ زہردار سانپ کو کاٹتا ہی اثر نہین کرتا اور اگر زہردار
بے زہر کے کاٹتا ہی فوراً مر جاتا ہی اور کبھی تھوڑے زہر سے بہت زہر پھیل جاتا ہی مثلاً نوک سوئی
کی زہر مین تر کرکے بدن مین چبھوئین تو بہت تاثیر کرتا ہی جیسا کہ دانہ چیچک کی پیپ سے
آبلہ کا پڑنا اور عبد العلیم نصر اللہ خان خورجہ کے رہنے والے نے یہ بات لکھی ہے کہ میری
ملاقات رسول شاہ باشندہ جالندھر سے تھی یہ بزرگ سانپ کے پکڑنے مین ید طولے
رکھتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ مین اس فن مین شاگرد محبوب شاہ چشتی صابری کا ہون
اُنکو سانپ کے پکڑنے اور اُسکے کاٹنے کے علاج مین کمال حاصل تھا مگر مجھے شاہ صاحب
کی خدمت مین کم رہنے کا اتفاق ہوا تھا اکثر سانپونکا دیکھنا اور اُنکا حال معلوم کرنا باقی رہگیا
صرف ان ستانوے کا حال معلوم ہوا - اگن پھاڑ - اٹھی - ہرن توتیا - رکوڑا - کال کنٹھ
پھول تباس - پدم - ہلدیا راج بیس - دودھیا راج بیس - تانبا بنسی - پھول بنسی
گلرہ - کاو گراس - موچھون والا - تیلیا - چوڑیا - کھجور - کلاہچ - سفید سنگچو - نیلیا پتھرا
از گرہ پتھرا - ششکار پتھرا - بھیسی پتھرا - تیلیا گرنڈی - کاٹھا گرنڈی - کنرا گرنڈی
تانبڑا گرنڈی - پاسر دنڈی - سونکار تیر مار - ہمسرا ہرنیا بیس - ہلدیا بیس - ادنا بیس
سیاہ بیس - اساورا بیس - چتر اولا - سفید یا چتر اولا - گلابیا - نرقل - کیش تیس گمرا - کنگوڑہ
بساوڑا - تنترا - پلک سفید - ہلدیار - پلک سیاہ - پلک لالڑا - پلک پدریا - پلک - ناگرا

گنگرٹا ۔ تاملکی مالن ۔ لالرٹا جونسرا ۔ ہلدیا جونسرا ۔ جوگیا جونسرا ۔ سیاہ جونسرا ۔ تانبڑا جونسرا ۔ سناگر ہریوا ۔ آتشی ہریوا ۔ دھنک ہریوا ۔ ہلدیا ناگرٹا ۔ ان گھوڑ سیہرا ۔ سیلرٹا ۔ کیرا تیرا کیڑو ۔ جیتل ۔ توتیرا ۔ ہنسرا ۔ لتاک ۔ دوموہی ۔ دیوکا ۔ تلکھا تونیا ۔ کن پھٹرا ۔ ارنگیلا گرہی بردار ۔ گھوڑ دنتا ۔ ابیار شک ۔ تنگرٹا ۔ بے سری مالن ۔ توڑیا ۔ بھریا ۔ دوندی ۔ تیلیر ستنیا ۔ ہلدیا گندل ۔ گھنسا ۔ تلکھا ۔ دہنکا ۔ جون ہترا ۔ گجنگ ۔ ہرہرا ۔ توسی ۔ دم کرٹا رتھر ۔ اشرفی ۔ نارا ۔ اگن جھار یہ وہ سانپ ہی کہ رات کو اسکے منھ سے آگ اور دن کو دھوان نکلتا ہی اور آدمی کو دیکھکر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہی اور ریتی کی جگہ پیدا ہوتا ہی جیسے ہانسی حصار ہنڈی کی زمین جسکو کاٹتا ہے اُس کا منھ کھلا رہجاتا ہے اور آدھ گھنٹے کے بعد لاش مین آگ لگجاتی ہی یہ سانپ جب پانی مین گرجاتا ہی پکنے لگجاتا ہی اسکے کاٹے کو سفید دوارین اور چار سیر پانی مین دو سیر دہی ملا کے کسی برتن مین بٹھائین اور جب پانی گرم ہو جاے بدل دین اور جہانتک دودھ پی سکے پلائین افعی افعل التفضیل فعو بمعنے اخبث ہے ہندی مین اسکو ہفعی کہتے ہین یہ کالا یا سرخ پھن اٹھارہ گرہ تک کا لنبا ہوتا ہی اور سر ایک ہاتھ زمین سے اٹھالیتا ہی جسوقت کاٹتا ہی آنکھ باہر نکل پڑتی ہی اور آدمی آٹھ دس دم لیکر مرجاتا ہی بیکانیر ہنڈی مین اکثر پیدا ہوتا ہی اس سے عنین و صاحب دق و ضعف دل المائد کا علاج کرتے ہین اور تصفیہ خون کیلیے بھی مفید ہی فائدہ نامہ نگار کو سید طالب علی دہلوی سے کہ بڑا وسیم کلا اور من چلا ہے معلوم ہوا کہ دہلی مین چار قسم کے افعی ہین ایک سبز طوطے کے پرون کے رنگ کا ایک فٹ لنبا سٹک سا پھن دوسرا خاکی رنگ کا اسپر سفید ٹکیان ہوتی ہین اور بارہ چودہ گرہ تک کا لنبا ایک انچہ تک کا موٹا اور تیسرا بھی اسی رنگ کا مگر اسپر جل سفید جالدار اور سفید ٹکیان ہوتی ہین اس کو پریلا کہتے ہین اس کے بدن پر کھپرے نرم نرم مچھلی کی طرح چکلے ہوتے ہین یہ سوا گز لنبا ایک انچہ دور کا موٹا ہی اور لہر مار کر چلتا ہی اور جسوقت حملہ کرتا ہی تو الٹا چلنے لگتا ہی اسوقت اسکے کھپرے جو آپس مین گھسا کھاتے ہین انسے آواز پیدا ہوتی ہی اسی طرح تھوڑی سی دور چلکر جست کرتا ہی چوتھا گھٹ تو سرپہ پھلیری

اور کوڑیالے سے پیدا ہوتا ہے اور بظاہر تمام صفات افعی سے موصوف یعنے وہی ڈھیلا آنکھ کا نکلا ہوا وہی سر چپٹا اسکے دو دانت ہین اور دونون مین دو خانے خمدار چنانچہ کاٹتے وقت اگر دانت بیٹھ جائین تو چھٹنے مشکل ہین یہ دو فٹ لنبا اور جوانی کے دور کا موٹا ہوتا ہے اس رنگ کا میٹلا ہے اور رنگ ان دونون سانپون کا اس مین پایا جاتا ہے مگر زہر کم ہے



ہرن توتیا ۔ سبز کاہی گول سر گز بھر کا لنبا ہوتا ہے اور سر پر داغ سفید و سرخ ہوتے ہین دس گز کے فاصلہ سے جست کرکے کاٹتا ہے اور جسکو کاٹتا ہے دیوانہ ہوجاتا ہے اور اکثر بجز حرف اللہ کچھ زبان پر نہین لاتا پھر کمر مین درد اٹھتا ہے اور قہقہہ مار کر آسمان کیطرف منھ کرتا ہے اور مرتا ہے نواح بمبئی اور اکثر کنار سمندر پر رہتا ہے



رتورا ۔ کالا ہے پھن کا ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہے کمر پر زرد داغ اور سر گول اسپر سفید پھول سا ہوتا ہے جب کاٹتا ہے ایک گھنٹے کے بعد بیہوشی طاری ہوتی ہے اور مسامات سے خون کی ندی جاری چنانچہ اسی حالت مین مرجاتا ہے لاہور لدھیانہ مین ہاتھ آتا ہے

بواو مجہول



کال کنٹھ ۔ مشعل کی قسم سے ہے آتشی اسکی آٹھ قسمین ہین اول تو یہی کال کنٹھ کہ کالے رنگ کا ہے اور پھن پر سفید گل رکھتا ہے یہ جسکو کاٹتا ہے بس دم لینے کے بعد اسکی آنکھ گردش کرتی ہے اور بصارت جاتی رہتی ہے پھر فم معدہ مین درد ہوکر تمام بدن مع چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے اور کوئی علاج نفع نہین بخشتا طول اسکا ڈیڑھ گز کا ہے پنجاب و کوہ شمالی مین ملتا ہے اور خورجہ مین ایکبار نظر سے گذرا



پھول تیاپن۔ کالا تین ہاتھ کا لنبا ہے اور سفید گل کمر پہ رکھتا ہی اور اُنمین سیاہی سی معلوم ہوتی ہی مگر اکثر یہ گل سانس لیتے وقت نظر آتے ہین اُسکا کاٹا ہوا اندھا ہو کر چھپل مین مرجاتا ہی اور مرنے سے پہلے فم معدہ مین درد معلوم ہونے لگتا ہی بھگواڑہ مین ملسکتا ہی



پدم۔ تیسری قسم مشعل کی ہی سفید ہوتا ہی اور بعین گندم گون لنبان مین ایک بالشت سے ایک گز تک مگر گز بھر بہت عمر کا ہوتا ہی اسکا کاٹا بھی اندھا ہو کر بیس دم مین پیٹھ مین درد ہونیکے بعد تمام ہو جاتا ہی علاقہ بہرائچ مین ہاتھ آتا ہے



ہلدیا راج میں۔ چوتھی قسم مشعل کی ہی کفچہ دار زرد رنگ کا ہوتا ہی اور سر پہ دونو طرف دو گل سفید رکھتا ہی اور آنکھ مین حلقہ زرد تین ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی اسکا کاٹا چار گھنٹے مین اسیطرح بعد درد اور اندھے ہو جانیکے مرجاتا ہی یہ ہر جگہ ہی



دودھیا راج میں۔ مشعل کی پانچوین قسم ہی سفید رنگ ڈھائی ہاتھ کا کفچہ دار ہوتا ہے اور کفچہ پر دونو طرف دو گل سفید رکھتا ہی اور جب کفچہ کھولتا ہی وہ گل نظر آتے ہین اسکا کاٹا چار گھنٹے مین مرجاتا ہی یہ بہرائچ مین ہاتھ آتا ہی



تانبا منی۔ اُسکی چھٹی قسم کفچہ دار تانبے کے رنگ کا ڈھائی ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی اور کفچہ پر دو طرف سفید گل رکھتا ہی اور بعین کے نیچے داغ سیاہ و سُرخ ہوتے ہین اُسکا کاٹا آدھ گھنٹہ سے زیادہ زندہ نہین رہتا یہ بہرائچ و پنجاب مین ملتا ہی۔



پھولا ہنسی ۔ ساتوین قسم مشعل کی ہی یہ بھی کفچہ دار تانبے کے رنگ کا ہی اور سر پہ دونون طرف گل سفید اور کفچہ کے نیچے دونون جانب گل سیاہ رکھتا ہی مگر ڈیڑہ ہاتھ کا لنبا ہی اور پنجاب مین اور اسطرف پہاڑون مین ڈھائی ہاتھ تک کا دیکھا ہے اسکا کاٹا چار گھنٹے کا مہمان ہوا کرتا ہی



گلکرڑا ۔ آٹھوین قسم مشعل کی ہی کالا ہین والا سرخی مائل ہوتا ہی اور تمام جسم پہ سواے گردن جال کی طرح گل رکھتا ہی اور اگر گردن پر بھی گل ہوتے ہین تو کلانی سی یہ درازی مین ڈھائی گز کا ہوتا ہی اسکا کاٹا ہوا اگر دانت اچھی طرح لگ گئے ہین دم سے زیادہ زندہ نہین رہتا اور مرنے سے پہلے اندھا ہو جاتا ہے بہرائج یا پنجاب یا زمین سخت مین ملتا ہی فائدہ یہ سب کفچہ دار ہین بہرائج مین انکو بہنٹارد اور پنجاب مین پنیر کہتے ہین



فائدہ ۔ نامہ نگار کو سید طالب علی سے معلوم ہوا کہ دہلی مین کالے پانچ قسم کے ہین ۔ کالا تیلیا ۔ کالا بھینسیا ۔ جسکو بوندیا بھی کہتے ہین ۔ کالا لہار نگ ۔ کالا طاقی ۔ کالا چپ اور ان کے بچے کو دہ پدم کہتے ہین ۔ (بھیم رسٹر تنگ کا نام ۱۲) اور پدم کی دو قسمین ہین ۔ پدم ناتھ ۔ اور پدم یہ دونون سوا بالشت کے ہوتے ہین اور بدن دوانی کے دور کے برابر موٹا اور رنگ سفید ملگجا سرخی مائل سا دونون بہیرا ہین اور سر پہ کھرا اور فرق دونون مین یہ ہی کہ پدم ناتھ کا منھ پھن سے نصف انچہ آگے کو نکلا ہوا ہوتا ہے اور ہونٹ موٹے آنکھین سیاہ اور کپڑے پر چڑہ جاتا ہی اور کاٹ کھاتا ہی اور پدم کا نصف انچہ کا نصف منھ پھن سے آگے کو نکلا ہوا اور باقی ہونٹ اور آنکھ کا وہ ہی نقشہ اور پدم ناتھ کے کاٹنے سے آدمی مر سکتا ہی اور پدم چندان زہر نہین رکھتا



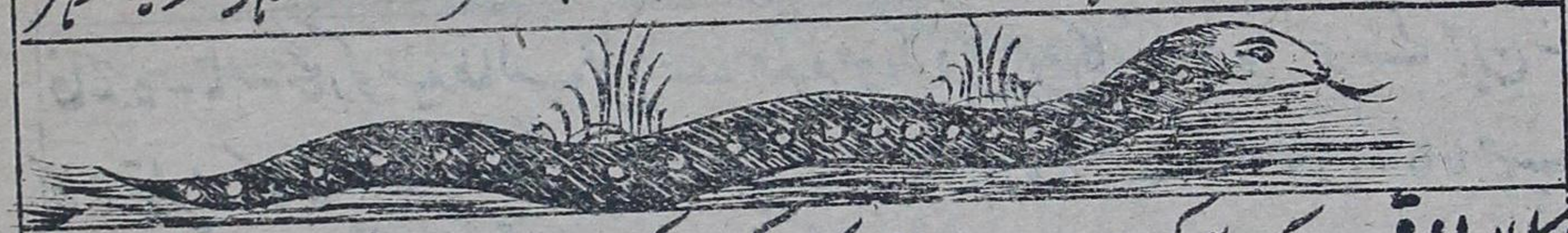
المختصر تیلیا - کا رنگ سیاہ پیٹ بہت سفید پشت پہ بندکیان فاصلہ فاصلہ سے سفید رنگ
کی ہوتی ہین اور ڈھائی گزتک کا لنبا ہوتا ہے اور تین انچہ تک کے دور کا موٹا اور
پھن پر نشان کھُر کا ہوتا ہی اور زہریلا ہی



کالا پوندیا - سیاہ بھورا سا اسپر ٹکیان بشمار چوڑی چوڑی ہوتی ہین اور ڈھائی
گزتک کا لنبا چار انچہ تک کا موٹا ہوتا ہی اور آدھ گز کھڑا ہو جاتا ہی اور کاٹتے وقت
بہت منُہ کھول دیتا ہی اور اکثر کاٹ ہی لیتا ہی



کالا لہا رنگ - سیاہ بھرا چمکتا ہوا اٹھارہ گرہ تک کا لنبا انچہ بھر کا موٹا ہوتا ہے اس پہ سفید ٹکیان
کل تیس چالیس ہوتی ہین اور بیچ مین سے ذرا زیادہ موٹا ہوتا ہے تیز رفتار زیادہ ہی اور بہت زہر رکھتا ہی



کالا طاقی - ایک آنکھ سفید دوسری تمام کا لونکی طرح کی سیاہ ڈھائی فٹ کا ہوتا ہے
اور نصف انچہ سے کچھ زیادہ موٹا ٹکیان اس پہ بھی کم ہوتی ہین مگر پھن پر کھُر نہین ہوتا
اور رنگ سیاہ میلا سا یہ بھی زہریلا ہی



کالا چپ - اسکی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جسکا آدھا دھڑ اوپر کا سفید اور نیچے کا سیاہ
اور ایک وہ کہ سر اسکا سفید اور باقی تمام بدن کالا ہوتا ہی یہ ڈیڑھ فٹ لنبا پون انچہ

موٹا اور وہ تین فٹ لنبا انچہ بھر کا موٹا دیکھا ہی آنکھیں دونوں کی سیاہ اندر کو بعضے اور پھن رکھتے ہین مگر کھڑ کا نشان نہین اور زہر دونون مین برابر ہی



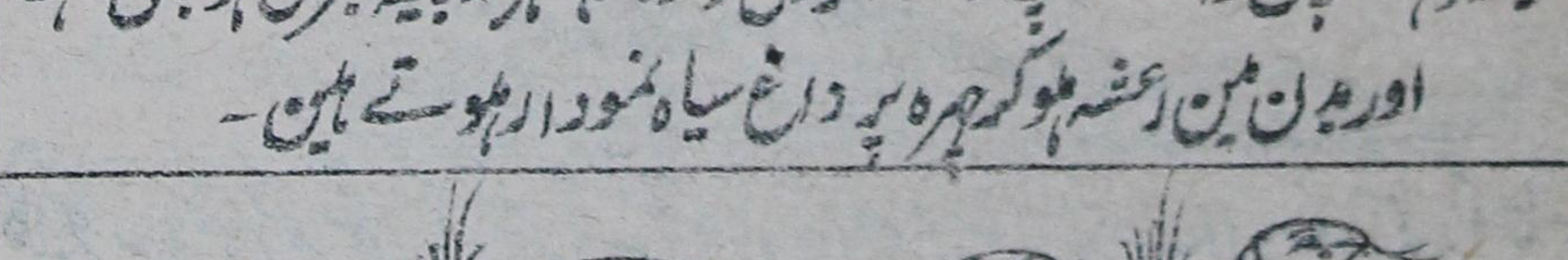
گاوگراس - کفچہ دار ہی سرخ زردی مائل حلقہ آنکھ کا زرد پھن سینے گردن پر نقش کھڑ کا اور نر و مادہ مین یہ فرق ہے کہ مادہ کا پھن چھوٹا اور نر کا لنبا اور چیکلا اس سے زیادہ ہوتا ہی یہ تین ہاتھ کا ہے اسکا کاٹا بعد تین ساعت کے اندھا ہو کر رخصت ہو جاتا ہے

یہ زمین سخت مین سے ہاتھ آتا ہے



موچھون والا اسکے کانون کے قریب بڑی بڑی موچھین ہوتی ہین اور چھوٹا سا پھن اور خاکی رنگ سوا گز کا لنبا ہوتا ہی اس کا کاٹا سات دم سے زیادہ نہین لینے پاتا ہے یہ آدمی کو دیکھکر سیدھا ہو جاتا ہی اور اگر بھوکا ہوتا ہی تو بہت پیچھا کرتا ہی کہتے ہین کہ اگر اسکی کینچلی کو روغن سرشف مین جلا کر ناسور پر لگائین تو چند روز مین بھر جاتا ہی اکو نہ اور بہر ایچ مین ہاتھ آتا ہی فائدہ نامہ نگار نے دلی مین ایک جوگی کے پاس دہامن کی قسم مین سے ایک سانپ دیکھا اسکی موچھین تھین

تنبیہ - یاد رہے کہ پھن والے سانپ کا کاٹا اگر کوئی زندہ رہتا ہی تو بیٹھ کبڑی ہو جاتی ہے اور بدن مین رعشہ ہو کر چہرہ پر داغ سیاہ نمودار ہوتے ہین -



سنگچور - کالا ہوتا ہی اور پشت پر سر سے دُم تک گل سفید ہوتے ہین اس کو کریت اور کال کندیت بھی کہتے ہین اسکی پانچ قسمین ہین اول تیلیا اسکے دو دو حلقے سفید ننھے ننھے اور ایک حلقہ بڑا سیاہ سر پر ہوتا ہی اور گول سر اور ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہی جب کاٹتا ہے آدمی تین پہر مین مرجاتا ہی اور پہلے مرنے سے گلا گھٹنے لگتا ہی دو اگلے سے

[illegible]

نہین اترنی اور منھ سے اسپغول کاسا لعاب چلا جاتا ہی اور آنکھون کے آگے اندھیرا
آتا ہی اور کانون مین آواز ہوا آنے لگتی ہی اور نشہ سا چڑھ جاتا ہی آخر پسینا آکر مٹی سی
بدن پر معلوم ہو کر چہرہ زرد یا سیاہ ہو جاتا ہی جیسا کہ مشعل گزیدہ کا یہ سانپ بھاولپور و علاقہ بہرائچ مین دیکھا



چوڑیا - دوسری قسم سنگچور کی ہی اسکے ایک حلقہ سفید ایک سیاہ اسیطرح برابر ہوتے ہین
اور پھن نہین ہوتا اور ایک گز سے دو گز تک کا لنبا ہوتا ہے اور آبادی مین رہتا ہی جسکو
کاٹتا ہی اسکی آنکھون مین اندھیرا آجاتا ہی اور دو پہر کے بعد گلا گھٹنے لگتا ہے اور چہرہ زرد
ہو کر بدن پر ہاتھ پھیرنے سے خاک سی جھڑنے لگتی ہی اس مین سینگیان بعد پچھنے
اور فصد باسلیق کے فائدہ مند ہین



کھنگورا - تیسری قسم سنگچور کی ہی کالا گول سر کا ہوتا ہی اور آنکھ بھی کالی اور طول بارہ گرہ کا جب
کاٹتا ہی چہرہ سیاہ ہو کر بدن ورم کر جاتا ہی او کف منھ سے جا کر بیس دم لینے کے بعد
مرجاتا ہے یہ سانپ جالندھر اور بہرائچ مین پیدا ہوتا ہی



گلائچ - چوتھی قسم سنگچور کی ہی یہ رنگ منقی سیاہ ہوتا ہی اور سفید گنڈے اور سیاہ آنکھ رکھتا ہی اور
ڈیڑہ گز کا لنبا باقی حال اُن ہی سانپونکا سا ہی اسکا کاٹا گرمیون مین تین اور جاڑون مین چار پہر سے زیادہ نہین جیتا



سفید سنگچور - آسمانی و بادامی ہوا کرتا ہی یعنے حلقے سفید اور زمین آسمانی یا سیاہ یا بادامی
اور سانپونکی نسبت سر چپٹا اور پیٹ سفید سا ہوتا ہی اور ایک گز کا لنبا یہ زہر مین لوروتنسے

کم ہی اسکا کاٹا جا رہی جیتا ہی مگر یہ کمیاب ہی



فائدہ - گال گندیت بے بہن انتہا سوا گز کا ایک انچ موٹا جسکا پیٹ بھورا پشت کی زمین سیاہ
چمکتی ہوئی ہوتی ہی دہلی مین ملتا ہی اسکے دانت سیدھے ہین اور کمر پہ گنڈے نیلیوں کے
⁝⁝⁝⁝⁝ اسطرح اسکے مارنے سے لکڑی پھٹ جاتی ہی اکثر کم کاٹتا ہی اور جب
کاٹ کھاتا ہی آدمی مرجاتا ہی اسکی عادت ہی کہ گنڈلی مارکر منھ اندر چھپا لیتا ہی دہلی مین فرنگی
استادونکا یہ اعتقاد ہی کہ جسوقت اسکی عمر سو برس کی ہوتی ہی اسوقت اسمین زہر پیدا ہوتا ہی



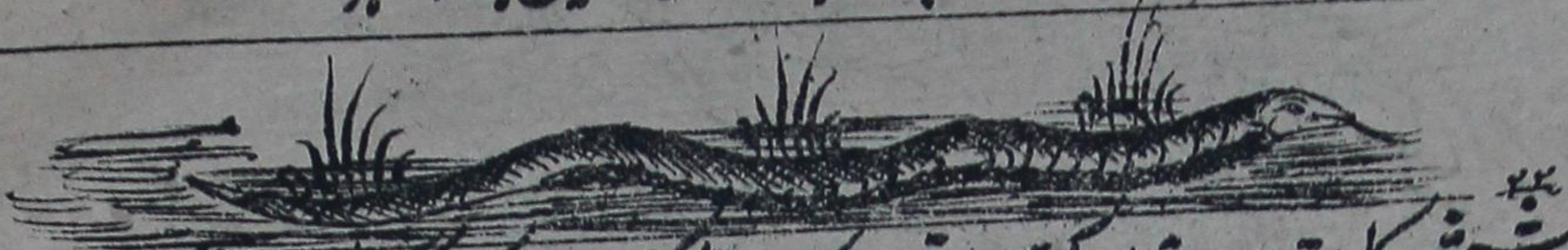
تنبیہ - اگر سنگچور کا کاٹا ہوا زندہ رہتا ہی گلے کی رگومین خشکی پیدا ہوتی ہی اور جب بدن پر ہاتھ
پھیرتے مین خاک جھڑتی ہی اور ڈیڑہ مہینے کے بعد تپ دق ہوجاتی ہی اور بعد کھانا کھانے
کے تپ زور کر آتی ہے آخر دو روز مرنے سے پہلے گلے کی رگین پھول کر آواز ہلکی پڑجاتی ہی
اور قریب مرگ کے اندھیری رات نظر آتی ہی اور بعد از مرگ بدن گرم رہتا ہے
پتھرٹا - چار قسم کا ہوتا ہی ایک پتلیا پتھرٹا خاکستری رنگ کا ہو سفید گل اور گل کے گرد سفید
جدول اور چھوٹے چھوٹے گل اور اندر اور گل رکھتا اور ایک گز لنبا اور دو سیر وزن کا ہوتا
ہی اور سر دراز ہونٹ گول منھ پیازی رنگ ہوتا ہی اس کا کاٹا بشرطیکہ دانت اچھے لگ گئے
ایک پل مین نہین تو سوج کر گھنٹے بھر مین مرجاتا ہی یہ سانپ سخت زمین مین ہاتھ آتا ہی



فائدہ - اگر تاگا بٹ کر اسکے منھ مین رکھین اور جب ڈال دے خشک کرکے ڈبیا مین رکھ
چھوڑین اور خنازیر والے کے گلے مین باندھین تو فائدہ بخشتا ہی

اذکر پتھرٹا - دوسری قسم پتھرٹا کی ہی ڈیڑھ گز کا بر رنگ خاکستری ہوتا ہی اور سر لنبا اور

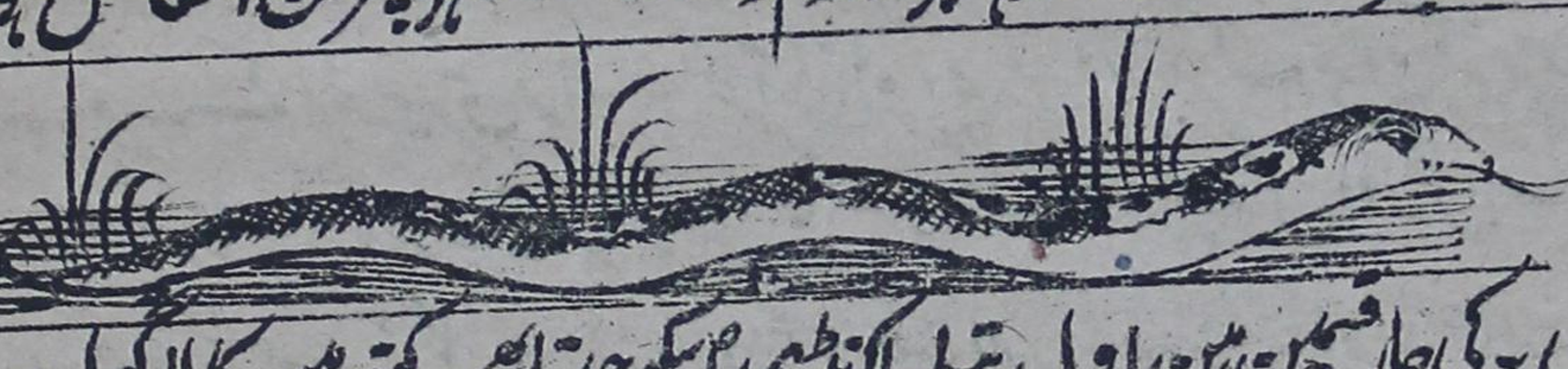
سفید جسکو کاٹتا ہی پیٹ سوج کر گوشت پھٹنے لگتا ہی اور آدھ گھنٹے مین مرجاتا ہی یہ
یہ سانپ بنگالہ بھرایچ میتاپور علاقہ یو پی مین ہاتھ آتا ہی



سُشش کار پھڑا - پھڑا کی تیسری قسم ہی کالا نیلے کپڑے کے رنگ کا ہوتا ہی گز بھر کا لنبا اور لب سفیدی اور شکم زردی مائل ہوتا ہی اسکو اکثر زمین سخت مین دیکھا جسجگہ کاٹتا ہی ورم کر آتی ہی پھر چار گھنٹے بعد جان نکلجاتی ہی



کھسی پھڑا - پھڑا کی چوتھی قسم ہی خاکی شتری رنگ ہوتا ہی اور دم موٹی کچھ سر سے کم ہوتی ہی اور کہین کہین داغ سیاہ اور داغون کے گرد حلقے سفید ہوتے ہین اور ڈیڑھ ہاتھ کا لنبا اکثر پتھر کے نیچے ملتا ہی اور پشاور اور ملتان مین نکلتا ہی اسکے کاٹے ہوئے کا بدن پاؤ گھنٹے مین زرد ہو کر پانی کیطرح بہجاتا ہی تنبیہ - اگر پھڑے کا کاٹا زندہ رہتا ہی تو ورم و ضعف ستاتا ہی پھر وجع المفاصل ہوجاتا ہی



گرنڈی - کی چار قسمین ہین اول تیلیا گرنڈی اسکو چیتا بھی کہتے ہین کالا گول سر نر انگشت کی شکل کا ایک ہاتھ یا سوا ہاتھ لنبا ہوتا ہی جب چلتا ہی فرفر کیسی آواز آتی ہی لاہور قصور بہاولپور بیرووال مین ملتا ہے جسکے کاٹتا ہی راہ بول و براز اور آنکھ کے ڈھیلے اور کان اور ناک سے خون جاری ہوجاتا ہی پھر آنکھ بند نہین ہوتی اور جسم ورم کرجاتا ہی اور چار دن دوپہر اور گرمیون مین بارہ پہر مین مرجاتا ہی اور اگر زندہ رہتا ہی تو گرمیون مین تشنج اور جاڑون مین فالج ستاتا ہے اور جس طرف کاٹتا ہے اس طرف سے درد کسیوقت نہین جاتا



کاٹھاکرنڈی - دوسری قسم ہی بادامی رنگ اور سفید گل کمر پر ایسی صورت کے ہوتے ہین ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ ٥ دس گرہ کا لنبا ہوتا ہی اسکے زہر کا وہی حال ہی یہ اساڑہ مین قصور کیطرف ملتا ہی اسکا کاٹا ہوا اٹھارہ گھنٹے مین مرتا ہی



کنسرا کرنڈی - تیسری قسم ہی سرخ مائل پیلا ہی دس گرہ کا لنبا اور سفید و سیاہ گل کمر پر اور دونون کلہ پر گل سفید جسے کاٹتا ہی ہر راہ سے خون نکلکر گرمیون مین بارہ اور جاڑون مین اٹھارہ پہر مین بعد ورم شکم مرجاتا ہی اور علاج سے زندہ رہتا ہی تو فالج ستاتا ہی



تانبڑا کرنڈی - چوتھی قسم ہی گربہ چشم اور بدن خاردار سرخ رنگ کا ہی چکر لگاتا اور پیچ کھاتا چلتا ہی اور پیچ کھانے سے آواز فرفر کی نکلتی ہی اور حلقہ نہین کھلتا ہی اور دو دو ہاتھ کی جست لگاتا ہی اور تمام بدن پر سفید گل ہوتے ہین جسجگہ کاٹتا ہی اس جگہ کا خون نہین تھمتا آخر پیٹ سوج جاتا ہی اور اگر علاج صالح سے بچ جاتا ہی تو تشنج ستاتا ہی یہ سانپ کنار بیاس و ستلج پر ہاتھ آتا ہی



پاشرڈنڈی - بادامی مائل پیلا ہی ایک گرہ کا ہوتا ہی اور گل سیاہ و سفید کمر پر رکھتا ہی اور سر پر ایک خط صلیبی اس شکل کا + اسکا کاٹا پاو گھنٹے مین مرجاتا ہی اور بدن زرد ہو کر ورم کر لاتا ہی اور گوشت ہڈیون سے جدا ہو جاتا ہی یہ سانپ علاقہ بیروال و قصور مین دیکھا ہی اور دریا مین بھی جو کیطرف سے بیاکھ جلیٹھ یا اساڑہ ساون مین چلا آتا ہی -

تنبیہ - اس سانپ کا گوشت تین ہفتہ مین گل جاتا ہی جب گل جاوے ہڈیان دھو کے کسی فقرہ مین تاگا پرو کے اگر مصروع کے گلے مین باندھینگے تو صرع زائل ہوگی اور شفاے کلی حاصل ہوگی



۲۹

سونکا۔ بادامی رنگ گز بھر کا ہی اور ہتھڑا کے سے گل رکھتا ہی مگر ہتھڑا کی آنکھ نصف سیاہ نصف سفید ہوتی ہی اور اسکی بڑی کسی کچھ سرخی لیے ہوے اسکے کاٹے کو پاو گھنٹے کی زندگی بس ہی لیکن پہلے بدن ورم کر آتا ہی پھر پانی ہو کر بہ جاتا ہی اسکو کنارہ دریا پر اور مینا پور اور علاقہ بوندی مین دیکھا ہی



اور ایک سانپ اسی قسم مین سے جب کسیکو کاٹتا ہی بخار صعود کرتے ہین اور دماغ کے ٹکڑے اُڑا دیتے ہین وہ جسم پر خطوط سفید و سیاہ بشکل موج دریا رکھتا ہی جیسے ﭢﭢ صاحب کتاب لکھتا ہی کہ ایکبار بھرائچ مین استاد نے دکھایا تھا اور فرمایا کہ آم کے درخت پر چڑھتا تھا سر گول بے پھن اور شکم سفید تھا ذراسی دم زمین پر رہجاتی تھی تمام کھڑا ہو جاتا تھا



تیر بار۔ سفید رنگ سرخی نما باریک سر گول ساسوا ہاتھ کے قریب لنبا گرمیون مین درخت پر اور جاڑون مین زمین کے اندر رہتا ہی اور بیس گز کے فاصلہ سے کاٹنے کے واسطے تیر کی طرح آتا ہی پشت پر دو گل زرد اور ایک سفید ہوتا ہی اور سیہ چشم اور حلقہ چشم زرد جسے کاٹتا ہی دل تڑپنے لگتا ہی اور فوراً بیہوش ہو جاتا ہی اور گرمی سے گھبراتا ہی پورب اطراف جی پور کی بھی مین بار بار ہاتھ آیا ہے



بنفسرا۔ آسمانی رنگ آبی سی پشت اُسپر گل سفید چنپا کی شکل اور شکم زرد اور سر سبز دراز سا گز بھر کا لنبا جسے کاٹ کھاتا ہے اُسکے بدن سے ریاح کی آواز آکر پہر بھر مین مرجاتا ہے اور پیش از مرگ بدن ایسا شل ہو جاتا ہی کہ اگر کاٹ ڈالین تو خبر نہو اسکو کانگڑا کی طرف سے

استاد نے پکڑا تھا



۳۲ بیس - اسکی پانچ قسمین ہین ہر نیا بیس یہ زہردار ہی برنگ سبزہ زار اسکا سر نصف سبز نصف اور رنگ کا چکلا سا پیٹ سفید گردن باریک قد ڈیڑھ گز کا ہوتا ہی اس کے کاٹنے سے نیند غالب ہو جاتی ہی یہانتک کہ سفید پانی مُنھ سے نکلکر خواب عدم نصیب ہو جاتا ہی جیٹ کے دنون مین جمون کی طرف زمین مین سے باہر آتا ہی اور کاتک مین چھپ جاتا ہی



۳۳ ہلدیا بیس - دوسری قسم ہی یہ آبی ہی زہردار اسکی پشت پر زرد گل ہوتے ہین اور شکم زرد سرسون کے پھول کی شکل کا اور باریک سر تین ہاتھ کا لنبا علاقہ جالندھر مین پیدا ہوتا ہی



۳۴ رونا بیس تیسری قسم ہی یہ بھی آبی ہی اسکے کاٹے کا اثر معلوم نہین ہوتا آسمانی رنگ وزن مین آدھ سیر کا ہوتا ہی اور دو ڈھائی گز کا لنبا آدمی کو دور سے ڈرایا کرتا ہی اور اکثر بہرائچ اور کیور تھلہ مین دیکھا ہی



۳۵ سیاہ بیس - چوتھی قسم بیس کی ہی آبی سا ہوتا ہی سیاہی مائل دو گز کا اور چار سیر پختہ وزن رکھتا ہی اور ہر جگہ خصوصاً پونڈی مین مل سکتا ہی



۳۶ اسا ورا بیس - پانچوین قسم بیس کی ہی سبز ہوتا ہی اور سر پہ گل سفید ڈیڑھ گز کا لنبا جسکو کاٹتا ہی بو او مفقود ہی نقصان ہو جاتا ہی اور بار بار قے کرتا ہی آخر اُس مین خون آکر مرتا ہی علاقہ جمون مین دیکھا ہے



چتراولا - کی زمین آسمانی ہی اور گل سفید کمر پر اور سر چکلا اور گردن باریک پیٹ سفید قد تین ہاتھ کا لنبا اور پورب مین دیکھا جب کاٹتا ہی دو گھنٹے مین بدن ورم کر آتا ہے اور جی متلاتا ہی اور سردی معلوم ہوتی ہی اور پسینا آتا ہی اور اختلاج ہو جاتا ہی اور اسی عالم مین گرتا اور قہقہے لگاتا ہے آخر لعاب قے مین آکر دم نکلتا ہی اسکی دو قسمین مین ایک تو یہ ہی



اور دوسرا - سیندھیا چتراولا - یہ آسمانی ہی اور خط سیاہ اور سفید و سرخ و سبز و زرد متوازی پشت پر رکھتا ہی اور سر سبز چکلا دراز سا اور پتلا گلا اور قد دو سوا دو ہاتھ کا لنبا اسکا کاٹا ہوا گھبراتا ہی اور ذائقہ پھیکا ہو جاتا ہی آخر چار گھنٹے مین لعاب سفید منھ سے گرتا ہی اور قضا کرتا ہی



گابیا - ڈیڑھ ہاتھ کا گلابی سٹک سا ہی جسے کاٹتا ہے وہ ہنسکر چیخ مارا کرتا ہی اور عالم وحشت مین دس بارہ دم لیکر مرتا ہی تھوڑی دیر مین لاش سیاہ ہو کر پھول جاتی ہی اسکی خبر بھنڈی مین لگی



ترتیرہ - اور ترتیل ڈیڑھ گز کا سٹک سا ہوتا ہی اور سینہ مین دو نشان پاؤن کیسے رکھتا ہی اور سیاہ گیروا رنگ پیازی یا گلابی پیٹ اسکی دم جسکے بدن پر لگتی ہی کھال اتر جاتی ہی فیروزآباد و مدینی کے بیچ مین ملتا ہی



گنگس - دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو سبز کاہی سوا گز کا لنبا عریض سر جیسا انگوٹھا اور رنگ شکم آسمانی ہی (بیکانیری ۱۲) جسے کاٹتا ہی تین پہر کے بعد بدن کانپنے لگتا ہی اور طنین سننے لگتا ہے اور

اعضا پھڑکنے لگتے ہین پھر آنکھ ناک سے پانی جاری ہوکر مرجاتا ہی اور بعد مرجانے کے منھ سے پانی جاری ہوکر رنگ سیاہ مائل بسرخی ہوجاتا ہی ضلع ہوشیارپور یا کہین پہاڑونکے نیچے سے ہاتھ آتا ہی



دوسر اگنس ہلدیا۔ زرد رنگ بارہ گرہ کا اور سر و شکم کا وہی حال ہی جس روز کاٹتا ہی اسکے بکاف تازی دوسرے روز خارش ہونے لگتی ہی اور آنکھ سرخ چھٹے روز بھوک پیاس غالب ہوکر آٹھوین نوین روز آخر ہوجاتا ہی نواح لاہور و وزیرآباد مین دیکھا ہی



کنگور۔ اس سانپ کے تمام بدن پر سوا سر آسمانی رنگ کے بال چوہے کیسے ہوتے ہین اور آنکھین پیازی اور سر انگوٹھے کے برابر ہوتا ہی ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہی اسکا رنگ زرد ہوجاتا ہی اور چیخین مارا کرتا ہی اور آدھ گھنٹے مین مرجاتا ہی پھر اگر دفن کرنے مین دیر لگائی ہے پیشاب جاری ہوکر بدن پھٹ جاتا ہی اسے کانپور مین دیکھا



بیساورا۔ سرخ و زرد ہوتا ہی اور بدن پر گل سفید اور پیٹ سفید اور گردن و دُم پر تین تین خط سفید عرضاً ہوتے ہین اور ڈیڑھ گز کا لنبا ہوتا ہی بہت تیز چلتا ہی جسے کاٹتا ہی جمائیان لینے لگتا ہی اور شدت درد سے ہاے واے کرتا مرجاتا ہے اطراف جبیور مین ملتا ہے



تنتر۔ سبز مائل بسیاہی پانچ ہاتھ کا دقیق مثل قلم ہوتا ہی اور شکم خاکستری یہ بھی بہت جلد چلتا ہی اور دبک کر پانچ ہاتھ سے آدمی پر جست کرتا ہے جسکو کاٹتا ہے جذام ہوکر چھ مہینے کے اندر مرجاتا ہی ہانسی حصار مین ملتان پشاور مین ملتا ہی



پلک ۲۸ - کی پانچ قسمین ہین چار تو بے زہر اور پانچوین زہر دار تفصیل اُنکی یہ ہی پلک سفید اسے کوڑیالا بھی کہتے ہین آدہی سوا ہاتھ کا ہے زمین سُرخ اور گل سفید کمر پر ہوتے ہین سر پر گل نہین ہوتا اگر کاٹتا ہی زہر اثر نہین کرتا اکثر آبادی مین رہتا ہی اسکو بہرائچ مین دیکھا ہی اور دہلی مین بارہ گرہ سے زیادہ نظر نہ آیا



ہلدیا پلک ۲۹ - دوسری قسم ہی ایک ہاتھ کا ہوتا ہی زمین سُرخ تما اور زرد گل پُشت پر اور سر گول سادہ اُس کا زہر بھی اثر نہین کرتا یہ بھی آبادی مین رہتا ہی اور بہرائچ و کپورتھلہ مین بہت ہی



سیاہ پلک ۳۰ - تیسری قسم پتلا ہوتا ہی اور سفید گل کمر پر اور دس گرہ سے بارہ گرہ تک لنبا یہ بھی آبادی مین رہتا ہی زہر نہین رکھتا



لالڑیا پلک ۳۱ - چوتھی قسم ہی مائل بسُرخی سفید گل کمر پر ہوتے ہین اور آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک لنبا آتی ہی زہر نہین رکھتا ہی ہر آبادی مین ملسکتا ہے



پوریا پلک ۳۲ - پانچوین قسم ہی گیروا رنگ چودہ گرہ تک کا لنبا عریض پیشانی سر گول آنکھ سفید بدن پر گل سفید جب حرکت دیتے ہین تھ کیسی آواز مُنہ سے نکلتی ہی یہ اگر کاٹتا ہی تو آدمی کو تپ چڑھجاتی ہی اور چہرہ سُرخ ہوجاتا ہی اور دیوانون کی سی باتین کرنے اور سونے لگتا ہے لاہور مین ملسکتا ہی



ناگرٹا ۔ دس گرہ کا لنبا ہوتا ہی اور سر زرد بہ رنگ زمین گرگٹ کے سر کی صورت کا اور
سر پہ تین خط جدا ہے اور گردن پر تین خط جدا اسکی ربع ہاتھ کے پشت زرد پر لنبے خط اس شکل کے  تیز رفتار ہی جسطرف کاٹتا ہی زرد ہوکر فالج
ہو جاتا ہی اور تیسرے روز مر جاتا ہی اور مرنے سے پہلے ہوش درست ہو جاتے ہین آخر جب
اجابت مین خون آنے لگتا ہی چپ لگ جاتی ہی نامہ نگار نے اسکو اسیقدر چھوٹے مین دیکھا



فائدہ ۔ بھادلپور مین ایک سانپ سیاہ پینسا کہلاتا ہی اور ایک بالشت سے ایک ہاتھ تک
کالنبا مٹی کے رنگ کا ہوتا ہی بدن پر بھورے بھورے بال ہوتے ہین اور ریتی مین رہتا ہی
گنڈلی مار کر چلتا ہی یہان کے آدمی کہتے ہین کہ رات کو سوتے آدمی کے پاس سے لکڑی
جوتی یا اور جس چیز سے مار سکین اٹھا کر دور پھینک آتا ہی پھر اسکے منھ کے پاس منھ
لاکر سانس سونگھتا ہی اور دم مار کر ہوشیار کر جاتا ہی اس کا علاج فوراً نہین کرتے دو تین
گھڑی دن چڑھے تک مر جاتا ہی اور علاج اسکا یہ ہی کہ صبح ہوتے سے پیشتر گڑھا کھود کر اسمین
بہت سا گوبر ڈالین اور اسمین اسکو بٹھا کر چوتھے روز نکالین



کنگرا ۔ آٹھ گرہ کا ہوتا ہی اور خط زرد دو سیاہ متوازی طولاً پشت پر ہوتے ہین یہ زہر نہین
بعض کاٹ عربی و پارسی سکون نون کی رکھتا ہی اور ہر جگہ خصوصاً کوہ مین مل سکتا ہی



تلکی مائن ۔ سر دراز شکم سفید سبز رنگ نازک بدن سوا گز کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہے اُسے
چھٹے مہینے اس قسم کا سانپ کاٹتا رہتا ہی ہر جگہ ہی اور دو قسم ایک تو یہ ہی دوسرا ایسی نمبر ۹ کو ہوگا



۵۴
جون سرا - آبی ہو اور پانچ قسم پر منقسم لالڑا جون سرا یہ آبی ہو گیر دار رنگ اور داغ سیاہ پشت پر ہوتے ہیں لعاب سر سرخ جون کی صورت کا پیٹ پیازی ساڑھے گز کا بے زہر اور ہر جگہ ہو



۵۵
ہلدیا جونسرا - آبی ہو سر سیاہ بدن زرد خال دار اور سپید نہین پیازی پیٹ دو گز لنبا ریتی مین رہتا ہی یہ زہر کچھ نہین رکھتا ہو



۵۶
جوگیا جونسرا - آبی ہو رنگ زرد مائل بسرخی دس گرہ کا لنبا سر پر اس شکل کے خط ؛ ؛ پشت پر مہرے اس شکل کے ۰۰۰ جب اس قسم کا کاٹا ہو تین روز کے بعد بدن مین دندارو بھوڑے نکل آتے ہین ہر جگہ ہے



۵۷
سیاہ جونسرا - آبی ہی سر اور آنکھ سیاہ اور زرد سارنگ ساڑھے تین ہاتھ کا لنبا زہر ندارد علاقہ لاہور مین اور جس جگہ درخت بلا ہین ہوتا ہی رہتا ہو



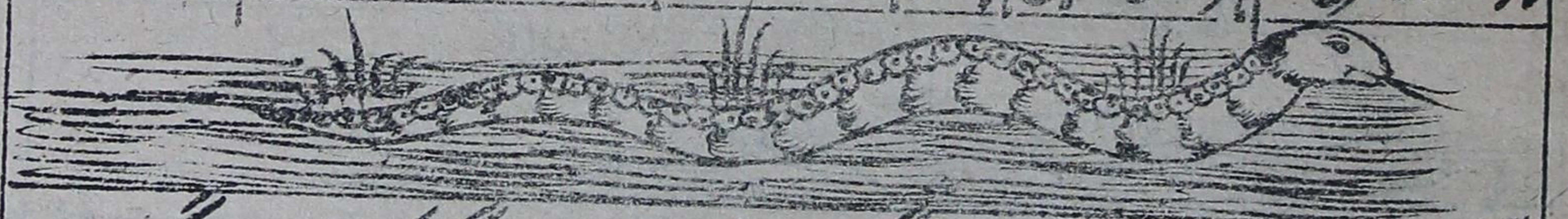
۵۸
تانیڑا جونسرا - آبی ہی پانچوین قسم جون سرے کی داغ کم بدن سرخ آنکھ سیاہ اور حلقے سفید دو گز کا لنبا ہوتا ہی یہ بھی زہر نہین رکھتا ہی اور ہر جگہ ملسکتا ہو



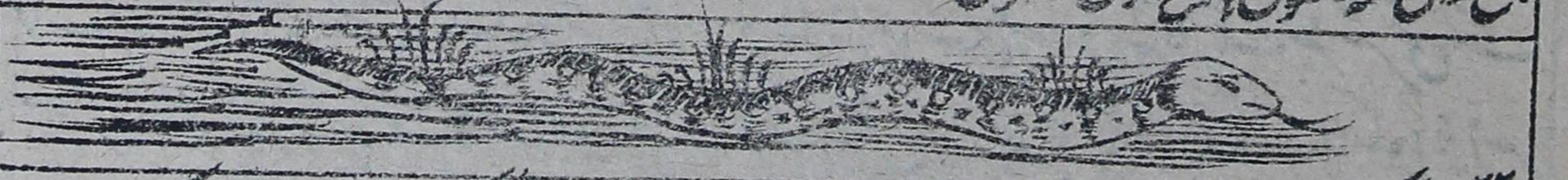
ہرپوا۔ اسکی چار قسمین ہین اثنین دو آبی اور دو آتشی قسم آتشی مین سے ٹاگرڈا ہرپوا اُسکا
ڈہکر گذرا مہول جسے کاٹ کہاتا ہی عالت نشہ مین ریاح پیدا ہوکر بعد وجع المفاصل سے قے اور
دست مین خون آکر مرجاتا ہی اور اگر کسیطرح کوئی زندہ رہتا ہو تو کاٹے ہوے بدن کیطرف ہر مفصل
اور اکثر اعضا مین ریاح کے سبب پھڑکن اور درد ہو جاتا ہی اور عارضہ خونی بواسیر بھی ستاتا ہی
اور وقت موت بے حس ہو جاتا ہی اور اسہال کا زوال ہوتا ہی اور خون منھ سے آتا ہی پھر پندرہ سیر کے
قریب ایکبار دست مین آتا ہی اور مرجاتا ہی یہ سانپ ایک ہاتھ کا لنبا ہوتا ہی اور کنار دریا پر ملتا ہے



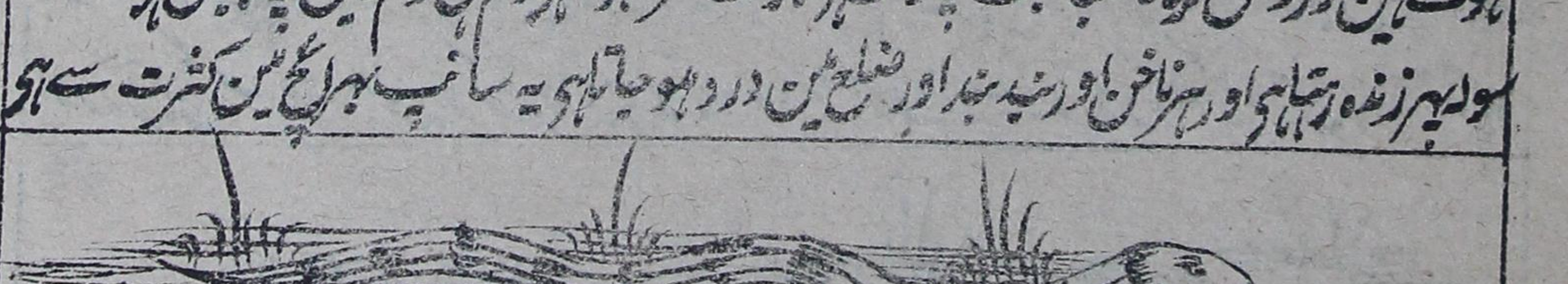
آتشی ہرپوا۔ دوسری قسم ہی جسے کاٹتا ہی منھ اور کان اور مقعد سے خون جاری ہوتا ہی
اور بدن مین آگ پھنک جاتی ہی اور مفاصل مین درد ہونے لگتا ہی آخر تین روز مین
مرجاتا ہی دس گرہ کا لنبا رنگ سبزی لیے پشت اور سر پر گل سفید علاقہ بہرائچ کیمود تحصیل سلطانپور
مین ملتا ہی مادہ مین زہر کم ہی اور فرق نر مادہ مین یہ ہی کہ سر مادہ کا بہ نسبت نر کے چھوٹا کم ہوتا ہی یعنے مادہ بے پھن
ہی اور تیسری قسم ہرپوا کی کہ آبی ہی کنگہ ہرپوا ہے چنانچہ بحث کنگہ مین لکھا گیا اور چوتھی قسم بھی ہرپوا کی آبی ہی



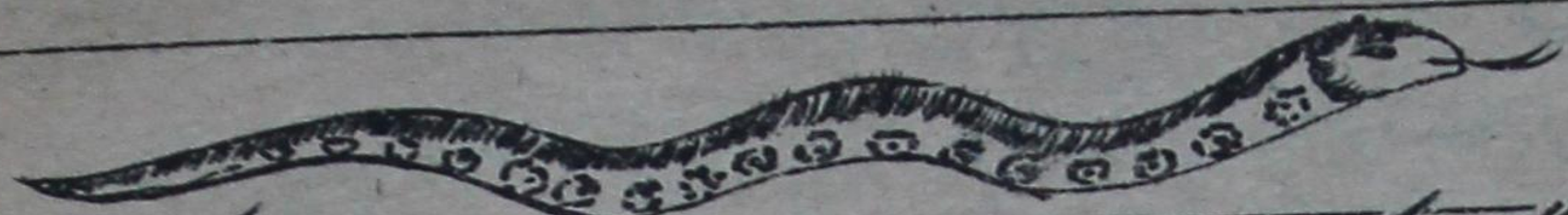
دھناک۔ یہ بھی آبی ہی آسمانی زمین گل سفید پشت پر دس گرہ کا لنبا ہی ہر جگہ ہے
بفتح دال مہملہ وسکون ہا وفتح نون وسکون کاف ۱۲



ہلدیا ناگرا۔ اس پر خط دراز آسمانی و سفید و سبز و سیاہ و زرد و گردن سے دُم تک برابر
ہوتے ہین اور دس گرہ کا لنبا بہت چالاک ہی جسوقت کھڑا ہوتا ہی دُم ہی دُم زمین پر رہجاتی ہی اسکا کاٹا
سو پہر زندہ رہتا ہی اور سر ناخن اور ریشہ بند اور ضلع مین درد ہو جاتا ہی یہ سانپ بہرائچ مین کثرت سے ہی



٦٣ اِن گھوڑ - آبی ہی اور نیلا آٹھ گرہ کا لنبا زہر نہین رکھتا ہی دریا کے قریب مل سکتا ہے
بواو مجہول ١٢



٦٤ سُپھر اُسپر سبز گلہری کیطرح کے خط سپید و سیاہ پشت پر ہوتے ہین اور آنکھین کچھ سیاہ کچھ سفید سی تین ہاتھ کا لنبا جسے کاٹتا ہی ایک پہر مین مرجاتا ہی کپورتھلہ اور سلطانپور مین ہاتھ آتا ہی فائدہ دہلی مین یہ سانپ گلہریا کہلاتا ہی مگر دو فٹ کا لنبا ہوتا ہی اور آنکھ سیاہ بالکل نہین کاٹتا چنانچہ بعض کا گمان ہی کہ گلہریا چنبیلیا کی قسم مین سے ہی کہ وہ دو فٹ کا لنبا ہوتا ہی پتلا سا اور زرد زمین اسپر دہاریان زرد سفید اور کچھ جال سا ہوتا ہی اور مطلق نہین کاٹتا یہ دہلی مین اکثر ملتا ہے

٦٤ بفتح سین و بای فارسی مضموم ١٢



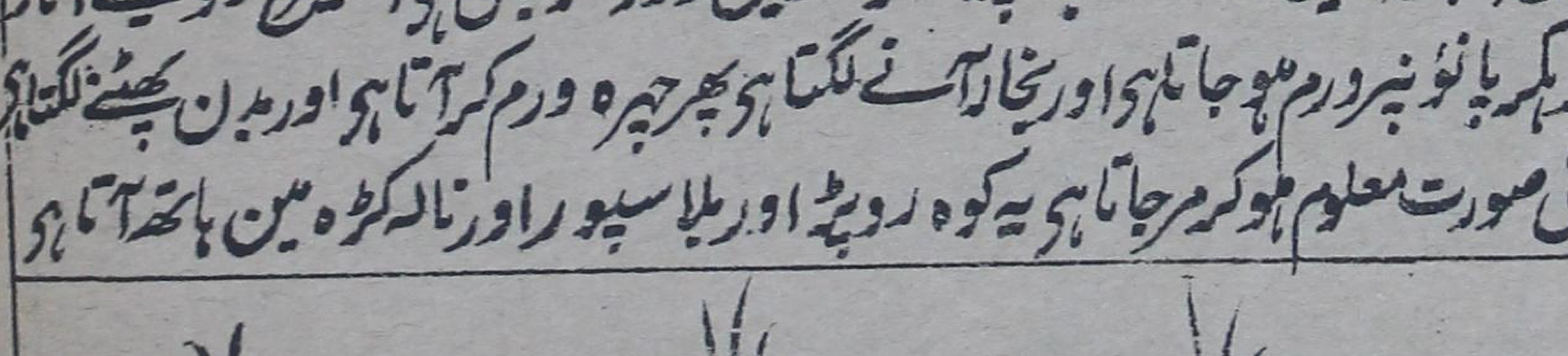
٦٥ سیلڑا - پیازی رنگ سر آسمانی ہوتا ہی خط دراز گردن سے تا دُم اسکے کاٹے کو جمائیان اور نیند بہت آتی ہی اور بعد بارہ روز کے ہچکیان لگ کر بار بار قے کرتا ہی پھر جسوقت قے مین خون آتا ہی فوراً مرجاتا ہی یہ سانپ بنگالہ اور بنارس مین ہی

بسین و یای مجہول ١٢



٦٦ کیڑو - دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو آتشی سٹک سا سُرخ رنگ کا اسکے بدن پر گردن سے دم تک خط معکوس(?) سفید و سیاہ و سرخ و سبز و طلائی ہوتے ہین اور سر کا رنگ سبز سُرخی نما آٹھ گرہ سے بارہ گرہ تک کا لنبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہی تین چار بلکہ پانچ مہینے تک اسکو اثر زہر معلوم نہین ہوتا ہان بعد تین مہینے کے تپ چڑھکر آٹھوین روز اُتر جاتی ہی اسیطرح دو مہینے لگاتار چڑھا اور پکڑ پانؤ پر ورم ہو جاتا ہی اور بخار آنے لگتا ہی پھر چہرہ ورم کر آتا ہی اور بدن پھٹنے لگتا ہی اور دق کی صورت معلوم ہو کر مرجاتا ہی یہ کوہ روہتک اور بلاسپور اور نالہ گڑھ مین ہاتھ آتا ہی

بیائے مجہول و واو معروف ١٢



٦٧ سبز باکیرو - سبز سا ہوتا ہی اور دونون پہلوون مین دو خط سرخ طولانی رکھتا ہی اور دس گرہ کا لنبا ہی جسے کاٹتا ہی اُسکو سردی معلوم ہوتی ہی آخر صرع ہو کر پیٹ مین درد اُٹھتا ہی پھر سونے لگتا ہی اسمین جب کاٹے اُسی مہینے مین علاج مناسب ہی نہین تو کسی دن سوتا کا سوتا رہجاتا ہے یہ سانپ کانگڑہ اور جوالا مکھی مین دیکھا ہی



٦٨ چیتل - کو قسم اژدہا مین سے سمجھتے ہین آبی ہی جانور کو دم سے کھینچکر دُم مین لپیٹ کے مار ڈالتا ہی اور وزن مین سیکڑون من کا ہی اس قسم کے سانپ بنگالہ اجمیر اکونہ کے جنگل اور دھولپور و گوالیار کے غارون مین رہتے ہین اور چونکہ ابلق ہے چیتل کہتے ہین -
فائدہ نامہ نگار نے میر طالب علی شاگرد میرزا ہنگا بیگ دہلوی سے سُنا کہ اُنکے استاد کے شاگردون مین سے ایک شخص دہلی کے جنگل مین سے چیتل کا بچہ پکڑ لایا تھا پیٹ اور پشت کی زمین بھوری تھی اور اُسپر سیاہ گل چھ گز کا طول تھا اور کھن تھا



٦٩ توترا - آبی ہی رنگ زمین ہی سیہ گل پشت پر ہوتے ہین اور ایک گز کا لنبا بہت تیز جاتا ہی
بواو معروف ۱۲
اور بڑی چستی سے کاٹتا ہی اسکو نواب گنج اور بارہ بنکی مین دیکھا ہی



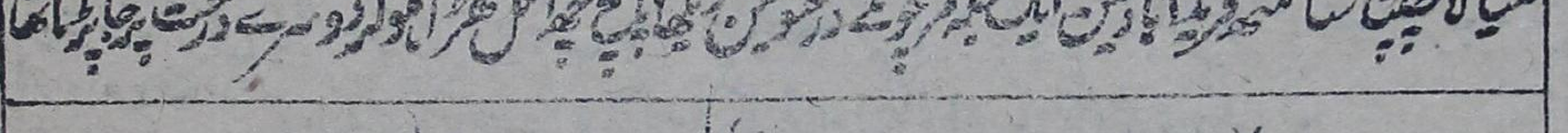
٧٠ ہندا - پہاڑی ہی ہوا خوری کو کبھی پہاڑ پر سے اُتر آتا ہے گلابی رنگ ہی اور داغ سفید پشت پر اور حلقے سفید گردن پر ہوتے ہین ایک گز کا ہی جسے کاٹتا ہی پیٹ مین ریاح بند ہو جاتے ہین اور اگر علاج نہین ہوتا تو بدن پھول جاتا ہی اور آنکھین کھلی کی کھلی رہجاتی ہین اور ہاتھ لگانے سے جلد بدن کی جدا ہونے لگتی ہی اور بعد مرنے کے بھیجا ناک کی راہ سے باہر نکل پڑتا ہی کانگڑہ اور جوالا مکھی اور نیپال مین ملتا ہی



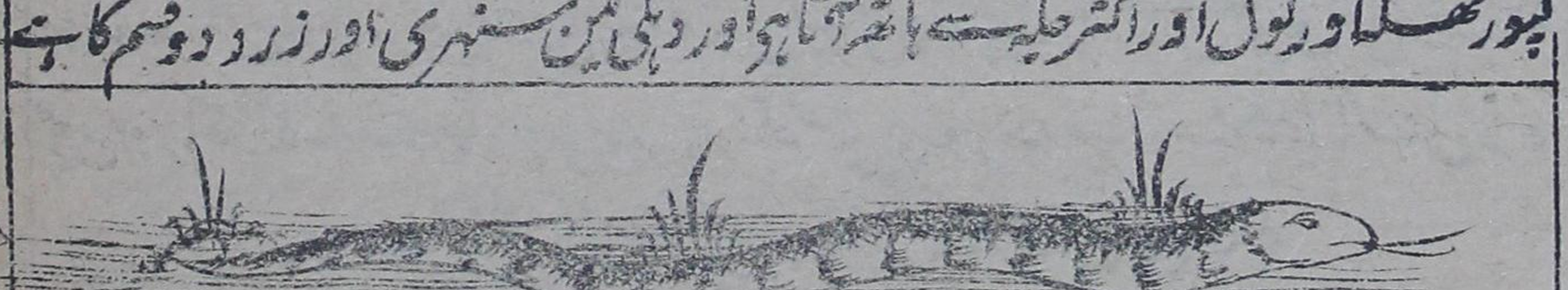
فائدہ - دہلی مین ایک سانپ ہو پہاڑو آبی مین کا اور اسکی دو قسمین ہین ایک سنہری ایک زرد سنہری کا سر کالا جسم پر چتیان کالی کالی مسور کے دانہ سے کچھ چھوٹی بڑی اور زرد کا سر کالا ہونٹھ سرخ اور چتیان چھوٹی چھوٹی یہ دونون ڈھائی ڈھائی گز کے لنبے ڈیڑھ انچ کے موٹے ہوتے ہین اور پھنکار ایسی مارتے ہین کہ آواز دور جاتی ہی مگر زہر نہین رکھتے



لنباک - اسکا سر اور بدن باریک تاگے کا سا ہوتا ہی اور صد ہا گز کا لنبا جسے کاٹتا ہی فوراً مر جاتا ہی اسکو
بفتح لام وسکون سین ۱۲
ضلع حیدرآباد دکھن مین ناقل نے بچشم خود دیکھا اور تحصیل مہسون مین ایک عزیز نے میرے عزیزون مین سے کبھی املی کے درخت اور کبھی بعض عمارت پر سفید تاگے کی طرح سے لپٹا دیکھا فائدہ ۔ نامہ نگار کے ایک آشنا نے نیپال کے جنگل مین گانس جو ایک قسم کی گھانس ہے اُسکو اسکی نوک پر سے جاتا دیکھا مٹی کے رنگ کا تھا اور مرطالب علی جنکا ذکر پیشتر گذرا انکی زبانی ہی کہ ایکبار نواح دہلی سے ایک شخص نے سوت کے گولے کیطرح ایک جگہ لپٹا ہوا پڑا تھا فائدہ - اور ایک سانپ کنیچے کیصورت کا گز بھر کا لنبا مٹیالا چپٹا سا منھ فرید آباد مین ایک جگہ سر چونکے درختون دیکھا پانچ چھ انگل کھڑا ہوکر دوسرے درخت پر جا پڑتا تھا
دہلی میں اسکو ہرنا کہتے ہیں ۱۲



دومونھی - مشہور ہی اسکو پنجاب مین کھسر کہتے ہین اسکی دم منھ کی شکل ہوتی ہی اگر آغاز سرما مین
بسبب تصھا سمید بر ۱۲
بحالت مستی کاٹ لیتا ہی تو بستر خاہوجاتا ہی اور اختیار بند کرنے اور کھولنے اعضا کا جاتا رہتا ہی یہ آبی وآتشی کے درمیان مین ہی اسکی عادت ہی کہ جب سر ریتی مین چھپاتا ہی دفعتہ غائب ہوجاتا ہی کیور تھلا اور کول اور اکثر جگہ سے ہاتھ آتا ہی اور دہلی مین سنہری اور زرد دو قسم کا ہے



ڈیوکا - آبی برنگ زمین سبزی مائل تین ہاتھ کا انگوٹھے کے برابر موٹا ہوتا ہی علاقہ کپورتھلہ سلطانپور مین ملتا ہے

بدال مہلہ ویائے معروف ۲



تلکھا توتیا - سفید ہوتا ہی اور پشت پر خط بڑے بڑے برابر گردن سے لیکر دم سفید و سبز و سیاہ و بادنجانی سرخی نما ہوتے ہین اور آنکھ آدھی سیاہ آدھی سفید سر کنڈے کے درخت کی جڑ مین رہتا ہی اور جست کر کے کاٹتا ہو اور جسکے کاٹتا ہی کف منھ سے نکلتا ہو اور تین روز خمار آلودہ بیقراری کے عالم مین رہکر چوتھے انتہا آٹھوین روز سوتا کا سوتا رہجاتا ہے
تنبیہ - اگر چار ٹہہ یا اس کی مادہ نے کاٹا ہے تو پندرہ دن کا کاٹا ہوا جیتا ہی



کن تھڑار نگیلا - آبی برنگ سفید اور خط زرد تانبے کے طور پر اور گنڈے بانس کی طرح سیاہ و سفید رکھتا ہی اور آٹھ گرہ کا لمبا موٹا سا ہوتا ہی پنجاب اور ہراچ مین ملتا ہی جسکے لیتا ہی تو زہر نہین چڑھتا
فائدہ - میر طالب علی دہلوی نے شیخ محمد کی بامین سے پرانے قلعہ کے قریب پکڑا تھا آدھ گز کا لمبا سفید زمین اسپر انگل انگل کے فاصلے سے ہفت رنگ گنڈے سر سے دم تک تھے اور بے پھن تھا اور دوانی کے برابر موٹا



گرڑی بمدار - کے بدن پر جنگلی چوہے کیسے بال ہوتے ہین اور دو گز کا لمبا ہوتا ہی جسے کاٹتا ہے طولاً آنکھ شق ہو کر پاؤ گھنٹے مین جان نکل جاتی ہی سیالکوٹ اور ملتان مین ملتا ہی فائدہ - جمبن مین ایک بار کہین سے یہ گر آیا تھا سنہری رنگ چار فٹ لمبا مین انچ کا موٹا تھا میر طالب علی سے معلوم ہوا کہ اسکے بال کانٹے کی طرح چبھتے ہین ان مین بہت زہر ہی وہ اسکو پھول ٹھنکار کہتے ہین

[illegible]

۱ بمعنی کاف پارسی و رائے معروفہ ۱



گنگو دنتا - سفید ستره گره کا ہی اس کا کاٹا پانچ گھنٹے مین نفقیہ ہو کر سرشار ہو جاتا ہی اور
تھوڑی دیر مین فی النار علاقہ بھٹنڈی مین ملتا ہے



اپیا شنک - یا دیتجانی رنگ کا ہی اور سر پہ سفید گل رکھتا ہی اور سوا دو ہاتھ کا لنبا جسے کاٹتا ہے
کاف تازی
اختلاج و وجع المفاصل ہو جاتا ہی اور جاڑا لگنے لگتا ہی چوتھے روز مرنے سے پہر بھر پہلے
آنکھونسے پانی جاری ہو کر بعد از غروب آفتاب عمر غروب ہو جاتا ہی اُسکو ہانسی حصار مین دیکھا ہے
فائدہ - دہلی مین ایک سانپ پھلسرا کھلاتا ہی اُسکے سر پر ایک گل ایسا ہی گویا پھول سر
پہ رکھا ہوا ہی اُسکا رنگ مٹیالا سُرخی لیے ہوتا ہی بارہ گرہ کا لنبا اور چوانی کے برابر موٹا
اُسکو جب چھیڑتے ہین گلا پھلا لیتا ہے



ہنگٹرا - اُسکو مالن بھی کہتے ہین یہ غبار کا سا رنگ رکھتا ہی اور پشت پر گل سفید مگر غیر پختہ ہی
کاف تازی موقوف
اور بارہ گرہ کا جسے کاٹتا ہی بدن ورم کر جاتا ہی اور اکثر اچھا ہو جاتا ہی مگر چھ مہینے کے بعد
عارضہ تپ و اضطراب و جنون وغیرہم مین مبتلا ہو جاتا ہی اس مین اگر فصد باسلیق ملین
تو بہتر ہے بلکہ اچھا بھی ہو جائیگا مگر رجولیت مین خلل آئیگا پٹیالہ اور کنار ستلج مین ملتا ہی



تتے سری مالن - آبی ہے ایک گرہ کا طول اور مختلف الالوان پشت اور اسپر خط سبز و
سفید و زرد و آسمانی متوازی گردن سے تا دم اسکے کاٹے کا اثر معلوم نہین ہوتا یہ
علاقہ بوندی اور ضلع بہرائچ مین بہت ہی اور اسکی دو قسمین ہین ایک تو یہ اور دوسرا وہ جسکا ذکر گذرا -

پیدا ہوا یہ پندرہ برس تک سوچتا رہا آخر بعد از تجربات گوشت افعی مع ان تینتیس دواؤن کے
بڑھایا۔ قنہ۔ مو۔ مج۔ اسقوردیون۔ طین مختوم۔ رب السوس۔ تخم رازیانہ۔ تانخواہ۔ ورق
ساذج ہندی۔ صمغ عربی۔ حب بلسان۔ روغن بلسان۔ بیج کبر۔ ہوفاریقون۔ مصطگی۔
سیسالیوس۔ کمازریوس۔ حرف بابلی۔ فودنج کوہی۔ فنجنکشت۔ ہوفاقسطیداس۔ ریوند
غاریقون۔ بیخ جبلی۔ سکبینج۔ اقاقیا۔ کندر۔ افیتمون۔ فوہ۔ عصارہ لحیۃ التیس۔ جندبیدستر
فقر الیہود۔ قنطوریون دقیق یہ تمام دوائین مفردہ سوائے اقراص ثلثہ کہ قرص افاعی و قرص اسقیل
و قرص اندروخون ہی ستر ہوئین ہان جب اندروماخس ثانی اندروماخس اول کے پاس
گیا ڈیڑھ سو برس کے بعد جالینوس پیدا ہوا اُس نے تصرف مناسب نہ سمجھکر یہ خلاف
عقیدہ قاضی صاعد اندلسی اس سے بہت کچھ کام لیا جیسا کہ صاحب قرابادین کبیر نے بالتفصیل
لکھدیا ہی غرض اُسوقت سے اتبک اُسیطرح چلا آتا ہی شائقین کو چاہئے کہ جب اُسکے بنانیکا
ارادہ کرین تو سمجھ لین کہ شناخت دوا پیدا ہونے کے دن سے تا روز بلوغ بلکہ تا روز فساد
ضروریات سے ہی کیونکہ عقاقیر متغیر ہوتی ہین اور بعضی گھانس پھول پتی سے پہچانی جاتی ہی
اور ین پھول ہرگز سمجھ مین نہین آتی پس عقاقیر جیّد کے مکان کا یعنے بری و نہری و بستانی و
جبلی بلاد کا خیال رکھین جیسا کہ مصرکی حنظیانہ رومی ریوند چینی گل سرخ پارسی سنبل ہندی ناردین
اقلیطی اور یہ بھی سمجھین کہ بعضے مثل زنجبیل بہت کوٹی جاتی ہین اور بعضے مانند بزور بسبب
لطافت کوفت کی برداشت نہین لاتی پس ہر دوا کو موافق حال کوٹین اور اجزاے دوا یا
اصول ہونگی یا خشت یا بزور یا اوراق۔ یا ازہار۔ اور بعضے ان مین بمنزلہ عمود و اصل
ہین کہ اگر حذف کرینگے اثر باطل ہو جائیگا جیسا کہ اُس مین گوشت افاعی اور پہلے حب الغار
تھا جیسا گذرا یا کوئی اور دوا داخل کرینگے یا بدل کرین گے کہ مقید گوشت افعی ہوگی مثل
عسل ملادر کہ بفسہ ہر گوشت ہے البتہ تریاق فاسد ہوگا کیونکہ جب جزو فاسد آئیگا
جزو صالح فاسد ہو جائیگا اور بعضی ادویہ ان مین جو اصل عمود نہین اگر حذف یا بدل
یا کم و بیش کیجائینگی اصل مین چندان خرابی نہ لائینگی مثلاً اگر جو ایک دوا داخل کر دیا کچھ گناہ
نہین کیا مگر غلط کیا بہتر یہ ہے کہ بے کم و بیش اُسی وزن پہ رہنے دین کیونکہ اُس کے

مزاج مین تغیر آنے کا اندیشہ ہی جیساکہ خواص طلسمات کا اور قطع نظر ازین یہ باتین اسرار
کی ہین اور حکما کو بذریعۂ الہام معلوم ہوئین ایمین دخل بیجا ہے جسوقت یہ سمجھ مین آگیا سمجھنا
چاہیے کہ طریق کوٹنے کا یہ ہی کہ ہر جزو جدا جدا ہاون مین جسکا باطن کردی اور سر تنگ جسمین
دستہ جا سکے اور اُس کا سطح سطح باطن ہاون مین مماس ہو اُس سے اس طرح کوٹین
کہ اجزاے مسحوق بے گرد اُڑ کر باہر نہ جاے اور جسقدر گرد اُٹھی ہوئی ہو جسوقت بیٹھ
جائے اُسوقت اُسکو باہر لاکر بالونکی چھلنی کی وسط مین آہستہ آہستہ چھانین تاکہ گرد اُٹھے تو
اُسی مین رہے پھر بعد کوٹنے اور چھاننے کے اکثر دوائین رطوبت خشک کرنے کو دھوپ
مین رکھی جاتی ہین اُنکو گرد و غبار سے بچاکر آفتاب مین خشک کرین اور ضرورت ہو تو
پھر نرم نرم کوٹین اور جہانتک ہو سکے اسیطرح پکانے مین احتیاط ہاتھ سے ندین اور
اجزاے عصارات و ربوبات و صموغ مین جو خشک ہین تین روز پیشتر ترکیب سے کسیقدر
کوٹ کے شراب عسل مصفے یا جو کچھ ہو اُسمین تر کرکے روز ترکیب صاف کرین اور جو تر ہون اُنکو
اسیوقت حل کرکے صاف کرین اور قلقطار محرق کو روز ترکیب شراب مین پیسین کہ محلول
ہو اور اجزاے مائع کو کہ عسل و شراب و روغن بلسان ہی چاندی یا سونے یا تانبے تازہ
قلعی کی پتیلی مین کوئلہ کی مٹھی آنچ پر رکھین کہ مخلوط ہو جائین پس اُنکو پتیلی سے نکالکر اُس
پتیلی مین اجزاے مسحوقہ کو ڈالکر آفتاب مین ادویہ محلولہ اور عسل مخلوطہ شراب و روغن بلسان
کے ساتھ تسقیہ کرین اور چوب بید روغن بلسان مین چرب کرکے اُس سے ہلاتے رہین
تا مستحکم ہو کہ مگر بہت مستحکم بھی نہو پس اُس کا مُنھہ ڈھانک دین اور ہر روز اور بقول بعض چھٹے
روز اور بقول جالینوس ساتوین روز چالیس روز یا دو مہینے تک دھوپ مین رکھین
اور روز دو سو بار لکڑی سے ہلایا کرین پھر سونے یا چاندی یا شیشے یا چینی کے برتن مین
رکھ چھوڑین تاکہ قوت ساقط نہو اور خشکی نہ آئے اور مُنھہ برگ خرما سے کہ خیزران سے بنے ہوے
ہون ڈھانکین اور مہینے بھر مین ایکبار ہوا دین مگر منفعتین خاطرخواہ اُسوقت معلوم ہونگی
کہ تمام اجزا مل کر ایک ہو جائین گے اور مزاج ثانی پیدا کرینگے چنانچہ اسی سبب سے حکیم
اندروماخس نے دس برس چھ مہینے کے بعد اسکے استعمال کا حکم دیا ہی اور شیخ الرئیس اور بعض اطبا نے

اپنے

بعد جائز اور بعض نے بعد پانچ برس کے حکم کیا اگرچہ جالینوس اور تمام متاخرین بعد چھ مہینے
کے اجازت دیتے ہین اور اکثر حکما مخالف الرائے ہین چنانچہ صاحب قرابادین کبیر نے
بالتفصیل ہر ایک کا حال حوالہ قلم کیا ہے بقول شیخ لکھا ہے کہ حال مزاج تریاق مثل مزاج
انسان ہے کہ چھ مہینے سے ایک سال تک طفل ہے اور ولادگرم مین بعد دس اور یازدہ مین
بعد بیس برس کے سن وقوف کو پہونچتا ہے اور بعد تیس برس کے زمانہ انحطاط کا آتا ہے اور بعد
چالیس کے حکم تریاق کا اس سے منسوخ کیا گیا اسوقت معاجین کبار مین منصور ہوتا ہے اور
محمود بن الیاس شیرازی نے کہا کہ بیس سال تک قوی ہے اور ساٹھ سال تک اپنے افعال
مین جید بعد مین ضعیف ہوتا جاتا ہے اور دفع سموم و نہوش حسب دلخواہ نہین کرتا الحاصل
شیخ الرئیس نے قرابادین قانون مین اور شاپور نے قرابادین بیمارستان بحوالہ رسالہ جالینوس
لکھا کہ قرص افاعی قرص اسقیل قرص اندروخون فلفل سیاہ افیون ہر ایک چوبیس چوبیس مثقال
دارچینی بلدہ مثقال غنچہ گل سرخ منزوع الاقماع بارہ مثقال تخم شلغم بری امقوز ویون یعنی
ثوم بری بیخ سوسن آسمان گون یعنے ایرسا غاریقون ہش سفید انثی رب السوس روغن
بلسان بارہ بارہ مثقال مرصافی مکی زعفران زنجبیل ریوند چینی سنطافلین فودنج کوہی افراسیون
فطراسالیون اسطوخودوس قسط تلخ فلفل سفید دارفلفل لقطامین یعنے مشک طرامشیع
کندپفقاح اذخر صمغ البطم سلیخہ سیاہ سنبل ہندی جعدہ سنبل ہندی ہر ایک چھ چھ مثقال
میعہ سائلہ تخم کرفس سیسالیوس تخم تالسقیس جسکو عربی مین حرف ابیض اور پارسی مین
تخم سپندان کہتے ہین سفید نانخواہ کمافیطوس کمازریوس عصارہ ہوقسطیداس یعنی لحیۃ التیس
سنبل رومی سانج ہندی مرجنطیانہ بزر راز یانج اطین مختوم قلقطار محرق حماما دج ترکی
حب بلسان ہوفاریقون فو صمغ عربی قردمانا انیسون اقاقیا چار چار مثقال دو قویا دیر
قفر الیہود جاؤشیر قنطوریون دقیق کرسنہ زراوند طویل جند بید ستر سکبینج ہر ایک دو مثقال
اور ایک روایت مین بجائے زراوند طویل زراوند مدحرج اور جند بید ستر و سکبینج چار
چار مثقال ہین عسل مصفے دس رطل شراب عتیق ریحانی تیز قسط تمام دوائین چونسٹھ
جزو ہین سواے عسل و شراب تین جزو مرکب کہ تین قرص ہین اور اکسٹھ جزو مفرد اور

کہتے ہین کہ نسخہ جالینوس کا ہی کہ تصحیح کیا ہی اور نسخہ اصلی اندروماخس ثانی مین ان نو جزو کو حذف کیا۔ حب الغار۔ مقل ازرق۔ عود بلسان۔ اشق۔ سورنجان۔ حرمل مصطگی۔ بیخ کبر۔ شیح ارمنی۔ اور ظاہر ہی کہ ان مین سے حذف جائز نہین اور بعض نے حذف سوا سورنجان جائز رکھا خصوصاً حب الغار کا حذف جیسا کہ معلوم ہوچکا پس وزن حب الغار چھ مثقال اور مصطگی و شیح ارمنی و مقل ازرق و عود بلسان ہر ایک چار چار مثقال اور اشق و بزر حرمل و بیخ کبر دو دو مثقال اور اگر سورنجان داخل کرین وزن ایک مثقال رکھین یہی اخیر جا [اسپندیا فارسی اسپند جا] ہے تریاق افاعی مین اجماع قول ہے کہ پچاس کتابون مین سے انتخاب کیا گیا ہے اور شیخ الرئیس نے کہا ہے کہ بہتر نسخہ نسخہ اندروماخس ثانی کا ہے جسکا ذکر گذرا اور سمجھنا چاہیے کہ تصرف آئین اکثر اطبا نے نام آوری کے واسطے کیا تھا کما لا یخفی اور بعتبر سانپ استعمال تریاق فاروق کے لئے ناگنی افعی یعنے مادہ سرخ مائل بزردی و سیاہی ہے جنگلی جوان شورہ زار کی نہ آبی یا آبادی کی رہنے والی جسکا منھ بڑا جسکا سر سخت پتلا بدن سرخ آنکھین ہون اور علامت مادہ کی یہ ہے کہ نر کے منھ مین دونون طرف ایک ایک دانت اور مادہ کے دونون طرف دو دو یعنے چار ہوتے ہین اور پہچان جوان ہونیکی تیز چلنا[1] ہے اور ہر وقت سر اونچا رکھتا اسکو آخر بہار یا اوائل سرما مین پکڑتے ہین بغیر اس کے کہ عرصہ گذرے اور زخم لگے اور ضرب پہونچے غصہ مین لاکر زہر و دم[2] ایک جگہ کرکے دونون طرف سے چار چار انگل چھوڑکے تیز چھری یا تلوار سے ایک ضرب مین جدا کرین اور اگر تسما لگا پوست رہگیا یا خون کم نکلا یا کم تڑپا اور جلد مر گیا تو کار آمد نہ سمجھین اور اگر تسما لگا نہ رہا اور بہت لہو گیا اور خوب تڑپا پوست جدا کرکے پیٹ سے انتڑیان وغیرہ نکالین اور احتیاط کرین کہ پتا نہ پھٹ جائے کہ تمام گوشت زہر قاتل ہوجائیگا اور کسی کام نہ آئیگا پس پانی اور نمک سے دھو دھلا کر پتیلی تازہ قلعی مین اسپر اتنا پانی ڈالین کہ تر جائے پھر کچھ سویا اور نمک ملا کر انگارون پر

[1] درخت غار ہزار سال تک رہتا ہے یونانی اسکی عزت کرتے ہین اور اسکا تاج بنا کر سر پر رکھتے ہین۔
[2] زہر سر سے پیدا ہوتا ہی اور فضول دم کی کیطرف ہوتے ہین اسلیئے دونون الگ کیے۔

رکھین اور سرپوش ڈھانک دین جسوقت بھرا ہو جاے چولہے سے اُتار کر ٹھنڈا کرین
اور سرپوش اُتار کر ذرا ذرا سا گوشت ہڈیون سے جدا کر کے کھرل کرین اور احتیاطاً نتھنون کو
روغن بلسان لگائین اور ہاتھون مین بھی مل لین اور تین حصہ گوشت مین ایک حصہ آٹا میدہ
کی روٹی کا جسکا خمیر ترش نہوا ہو ملا کر پتلے پتلے قرص ایک ایک مثقال کے بنائین اور
سایہ مین خشک کرکے آفتاب سے بچا کر رکھ چھوڑین اور وقت حاجت کے کام مین لائین اور
فائدہ اس قرص کا تریاق مین ملانے سے یہ ہے کہ یہ سموم اور فضلا اعضاے داخلیہ و خارجیہ بدنکو داخل
سے خارج کیطرف خارج کرتا ہی اور سموم و فضول کو پسینے کی راہ سے دفع اور یہی سبب ہے
کہ جب انسان گوشت افعی کھاتا ہے بدن سے فضول متولد ہو کر جوئین پڑ جاتی ہین اور
حکمت مادہ افعی کے اختیار کرنے مین یہ ہے کہ بہ نسبت نر اسکین زہر کم ہی اور اسقدر مین قول
مختلف ہین بعضے کہتے ہین حنائی رنگ اور بعضے رنگ درمیانہ سفیدی و سیاہی یا مائل
بسرخی کیونکہ یہ رنگ بہ نسبت افعی معتدل ہے بخلاف سیاہ کہ اُسمین زہر قوی ہی اور اس کام
کے لائق نہین اور قوی اور جوان اسلیے کہ تندرست ہو اور نشان تندرستی یہی ہی کہ چلتے وقت
سر او نچا رکھتا ہی اور شورہ زار کا اسلیے کہ کنار دریا اور زمین نمناک اور درختون کا ضعیف ہوتا
ہے اور شورہ زار کا طاقت دار اور آخر بہار یا اوائل صیف کی خصوصیت اس جہت سے
کہ اسوقت مین رطوبات فضلی جو جاڑے مین جمع ہوئین اور وہ باعث ضعف ہین تحلیل ہو جاتی ہین
پس اگر پیش از انتہاے ربیع یا بعد از تابستان پکڑا جائیگا قوی اسمین ضعف آئیگا اور اسقیل اسقال
اسقیلا لغت یونانی ہی عربی مین بصل عنصل اور بصل الفار اور بصل البر اور عنصل اور عنصلان اور
فارسی مین پیاز دشتی اور پیاز موش کہتے ہین کیونکہ چوہا اس سے مرجاتا ہی اور ہند مین اسکو گندا
کہتے ہین اکثر ریت ملتا ہی اور شہرون مین جولاہے تاگون کو اس سے استحکام دیتے ہین اور یہ ایک
بڑا پیاز سا ہوتا ہی اور اسکے پتے بزرگ زنبق سے مشابہ ہین اور سوسن و نرگس سے ملتے جلتے اور
ساق بے تجویف برنگ سبز زرد سیاہی مائل اور بعضے سفید اور کچھ خوشبو اور تخم بشکل پیاز گرد اور گردی
شکل کا زرد مائل بسفیدی شیرین طعم یا تیز و تلخ اور متوسط خردی و بزرگی مین بہتر ہی اور یہ گرم ہی تیسرے
اور خشک ہی دوسرے درجہ مین اور مفرح جلد ہے لیکن بعد از تشویہ شدت حدت جاتی رہتی ہی

اور جاذب خون ظاہر جلد اور صرع و مالیخولیا و شقیقہ و درد سر بارد و نسیان و تقویت باصرہ
و منع نزول آب و قی الدم و درد گوش و تقویت معدہ و حفظ صحت اور سکرٹون بیماریون کو مفید
ہی الغرض جب اسکے قرص بنانے کا ارادہ کرین سُرخ یا بنفشی رنگ کا لین کیونکہ چھوٹی مین
رطوبت نہین ہوتی اور بڑی مین رطوبت فضلی بہت ہوتی ہے پس کارد چوبی سے سر و بن دور کرکے
گارے مین رکھکر تنور وغیرہ مین مشوی کرین اور باہر لاکر سخت پوست دور کرکے نرم مغز کو
نرم نرم کوٹین اور آرد کرسنہ یا روٹی کرسنہ کی دفع تیزی کے لیے روغن گل مین ہاتھ چرب کرکے
ہموزن ملائین اور خشک کرین اور شیخ داؤد نے کہا کہ قتل کرم امعاء و دفع سموم و ربو و عسر النفس
و جرو کسر و استسقا کے واسطے یہ ترکیب مجرب ہی عنصل مشوی عجین مین کوٹین اور برابر آرد
کرسنہ ملائین اور ہاتھون کو روغن ملکر شراب مین قرص بنائین بعضے کہتے ہین کہ بعد دو مہینے
کے قرص استعمال مین لائین اور اس کی قوت دو سال تک باقی رہتی ہی اور قرص
اندرو خون زہر ہوام و سموم مشروبہ اور ادویۂ قتالہ اور تنقیہ سم اعضاے رئیسہ اور ضعف
جگر اور استسقا و تفتیح سدد کے لیے نہایت مفید ہے اور اُسکے نسخے مختلف ہین
شیخ الرئیس نے قانون مین اسکے تین نسخے لکھے ہین اول یہ کہ پوست بیخ دار شیشعان
اقحوان سفید - فو مصطگی - قصب الذریرہ - قسط تلخ - عود بلسان - اسارون - حماما - چھ چھ
مثقال - فقاح اذخر - ریوند چینی - دار چینی - سلیخہ سیاہ بیس بیس مثقال مرکی صافی چوبیس
مثقال سنبل الطیب - سازج ہندی سولہ سولہ مثقال زعفران بارہ مثقال سب کو
کوٹ چھانکر شراب ریحانی کہنہ جسمین ذرا امتحاس معلوم ہو قرص بناکر سایہ مین خشک
کرکے چینی کے برتن مین رکھین اور وقت حاجت کام مین لائین - دوسرا یہ کہ عیدان
دار شیشعان قصب الذریرہ قسط تلخ سفید اسارون عود بلسان حماما فو مصطگی رومی
اقحوان سفید اٹھارہ اٹھارہ مثقال زعفران سنبل الطیب سازج ہندی بارہ بارہ
مثقال مرکی صاف چوبیس مثقال تمام کو کوٹ چھانکر شراب مین ملائین اور قرص بنائین
تیسرا یہ کہ دار شیشعان سلیخہ قصب الذریرہ فو اسارون عود بلسان مصطگی رومی جعدہ
چھ چھ مثقال فقاح اذخر زعفران بارہ بارہ مثقال حماما دارچینی مرکی صافی چوبیس چوبیس

اقحوان سفید بیس مثقال سنبل ہندی سودہ مثقال کوٹ چھانکر شراب مین ملائین اور قرص بنائین قوت اسکی بھی دو سال تک باقی رہتی ہو تمام ہوئین ترکیبین تریاق کے بنانے کی اب دل چاہتا ہو کہ اسکے منافع اور امتحان کا ذکر کیا جائے جاننا چاہئے کہ یونانیون کے نزدیک تریاق الافاعی سے بڑھکر کوئی دوا دافع سم بلکہ جمیع امراض کے لئے نہین ہے چنانچہ صاحب قرابادین کبیر نے اسمین بہت کچھ تحریر کیا ہے اور مین نے اس کتاب مین اسکو کارآمد نہ سمجھکر چھوڑ دیا فمن اراد الاطلاع فیطالع کتابہ اور فرق تریاق جید وردی اور صحیح اور غیر صحیح مین یہ ہے کہ اگر جید کو نیم درم انسان کھائے بمنزلہ سقمونیا و شحم حنظل و صبر فائدہ اسہال بخشے والا فلا اور اگر دوا ے اسہال کھاکر اسکو کھائے اثر مسہل زائل ہو جائے کیونکہ اس کے آگے قوت ہر دوا کی زائل ہو جاتی ہو اور قوت سمیت ادویہ مسہل باطل اور بعضے طبیب کہتے ہین کہ اگر تریاق اصیل کو وقت انزال بقدر باقلہ کھاتے ہین انزال نہین ہوتا اور اگر کتے یا اور جانور کو سانپ سے کٹوا کر تین مثقال کھلواتے ہین زہر نہین چڑھتا اور جالینوس لکھتا ہے کہ جنگلی مرغ کو شکار کر کر افعی سے کٹوا کر نیم درم دین اگر زندہ رہا تریاق اصیل ہو اور اگر مر گیا غیر اصیل کیونکہ وہ بخلاف اہلی احرو ایبس ہوتا ہو اور اس کا گوشت صلب و سخت اور اسکا نرم و نحیف ہے بعد کاٹنے کے قابل تجربہ نہین رہتا اور اگر کسی نے زہر کھا لیا ہو اسکو کھلادو تو زہر اثر نہین کرتا اور اگر کرے تو غیر صحیح ہے شیخ الرئیس لکھتا ہو کہ جس نے افیون یا خوکران بہت کھائی ہو تریاق سے اسے فائدہ پہونچے گا لیکن اگر بیش وغیرہ کھایا ہوگا جلد والا سے زیادہ نفع نہ دے گا ہان عرصہ مین دفع موت کرے گا اور کہتے ہین کہ اگر تریاق کامل الترکیب کو سانپ کے گلے مین باندھین تو فورا مرجائے والا فلا اور اگر کوئی شخص مرض لاعلاج مین مثل شہوت کلبی و سعال مزمن و درد معدہ وغیرہ ذلک گرفتار ہو اسکو مناسب حال دیا جائے اور شفا پائے تو اصیل ہے نہین تو نہین اور جب دودھ مین حل کرتے ہین بستہ ہو جاتا ہے اور اگر افعی کے منھ مین ڈالتے ہین تو مر جاتا ہو اور اگر سقمونیا کھلا کر بعد عمل تریاق دین تو منع عمل کرے اور اگر بقدر باقلا خون کی بھری ہوئی لگن مین حل کرین تو تمام خون پانی ہو کر بہہ جائے اور اگر ان صفات سے موصوف نہین تو مغشوش و بیکار ہے

اس صورت مین چاہیئے کہ بانمین تین چار ریٹھونکا کف نکالکر کھلوائین اور روغن
کمنہ اور شراب کہنہ اور پنیر مایہ خرگوش تازہ کہ سرکہ مین حل کیا ہوا ہو یا آب مطبوخ برگ غار
و فاشرا اسپند تخم پونخیہ مغز تخم ترنج بیخ کاشم بیخ گزر مرکی یا اُن کا معجون یا جو کچھ ان مین سے
میسر ہو یا شہد بقدر دانگ اور کچا دودھ بہت سا اخروٹ کی گری کے ساتھ اور ملنا
مرکی کا اور اُن ادویہ کا اور زندہ چوہے یا مرغ کا پیٹ چیر کر گرما گرم اُس جگہ باندھنا
اور اُسپر مارمہرہ لگانا اور تازہ دودھ گراتے جانا جبتک کہ دودھ کا رنگ نہ بدلے اور مارمہرہ
خودبخود جدا نہو یا پازہر کا موضع زخم پہ لگانا اور اُسکو پانی یا شراب مین کھلانا بہت مفید ہی
اور یاد رہے کہ جبتک زہر باقی رہتا ہی مارمہرہ جدا نہین ہوتا اور وہ معدنی ہی یعنے معدن
زبرجد مین پیدا ہوتا ہی بشکل نگین مربع مخطط اور رنگ زبرجدی مائل بسیاہی یا خاکستری
ہوتا ہی یا حیوانی کہ بعضے افاعی کے سر مین سے نکلتا ہی کہتے ہین کہ جب نکلتا ہی تو نرم ہوتا ہی
پھر ہوا لگکر متحجر ہو جاتا ہے اور امتحان اُس کا یہ ہے کہ جسوقت موضع ملسوع پر لگاتے
ہین چپک جاتا ہی اور اُسپر دودھ ڈالتے ہین تو جم جاتا ہی اور رنگ مین تغیر آتا ہے اور
جب تمام زہر کو چوس لیتا ہی جگہ چھوڑ دیتا ہی اور پھر دودھ نہین جمتا اور دوسرا امتحان یہ ہے
کہ جب جامہ پشمی سیاہ پر ملتے ہین تو سفید ہو جاتا ہی اور اگر چینی کے برتن مین آب لیمون
ڈالکر اُسکو ڈالین تو حرکت کرتا ہی مگر یہ کافی نہین کیونکہ اسیطرح نوہر صدف پھرتا ہی پازہر
بزکوہی و گاو کوہی کی انتڑی کے متصل سے نکلتا ہے اور با لخاصیت و صورت نوعیہ
مضرات زہر حارہ و باردہ سے حافظ حرارت غریزی و روح حیوانی کا ہی اور کہتے ہین
کہ حجر التیس سب سے بہتر ہے کہ کوہستان شبان کارہ فارس مین بزکوہی کے پیٹ مین سے
نکلتا ہی ابن جمیع کہتا ہی کہ گائے کے دل مین ہوتا ہی اور وہ سانس کے زور سے سانپ کو
سوراخ سے نکالکر کھا جاتی ہے اور وہ بالہام آلہی وہ چیز کھاتی ہی جس سے اسکی سمیت دفع
ہو جاتی ہی صاحب قرابادین کبیر لکھتا ہی کہ پازہر انتیس مثقال تک کا دیکھنے مین آیا اور دو
پردے رکھتا ہی اور کبھی اکین ایک ہلکا اور ایک بھاری بھی ہوتا ہی اور کہتے ہین کہ اگر نہین
نکالتے پیٹ مین کیڑا پیدا ہو کر اُسکو کھا لیتا ہی خودبخود ہی تحلیل ہو جاتا ہی یہ بھی نکالتے وقت نرم ہوتا ہی

اسکو منھ مین ڈالکر زبان سے جس شکل کا چاہتے ہین بنا لیتے ہین بالجملہ زہونی یا ماشی مائل
بیاہی تو بر تو چمکتا ہوا اچھا ہوتا ہی کیونکہ چمک صفائی جوہر پر دلالت کرتی ہو اور امتحان
اسکا یہ ہے کہ دودھ کے ساتھ پتھر پر گھسین اگر رنگ اُس کا سرخ ہو جائے اور دودھ جم
جائے تو اچھا ہے اور اگر رنگ زرد یا سرخ مائل بسیاہی معلوم ہوئے تو برا دوسرے یہ کہ
پتلی پر رکھکر رکھ خشک چونہ سے خوب ملین اور اُنکا رنگ سبز یا پستی ہو جائے تو خوب ہی
نہین تو نہین اور تمیز اصلی و مصنوعی مین یون ہو سکتی ہو کہ سوئی کو آگ مین سرخ کرکے اسمین چبھوئین
اگر آسانی سے گھس گئی اور دھوان سیہ نکلا اور رنگ سوئی کا سیاہ ہو گیا مصنوعی ہو و الالا
کیونکہ اسکو صبر وغیرہ سے بناتے ہین اور پانی مین ایک رطل نیل حل کرکے پلانا اور اس
سے قے کرانا اور کچھ اس مین سے زخم پر بندھوانا اور سرطان نہری اور زنجبیل اور گدھی کا
دودھ اور بادیان کا کھلوانا اور تھوڑے سے جمال گوٹہ کو پیس کر آنکھ مین لگانا مفید ہے
کیونکہ بہت آنکھ کو مضر ہے اور تجربہ کیا گیا کہ جسجگہ کاٹا ہو اُسکو باندھکر انگریزی باروت
یا یون ہی آگ سے جلائین اور نیم کی پتی چبوائین اور جب تک تلخی محسوس نہو چبلاتے
رہین ہان اور خیال آیا جو شخص پتا افعی کا کھائیگا بہیم غش آئیگا اُسوقت مکرر قے کرائین
اور ریٹھہ کا پانی اور آب جوشاندہ ادویہ مذکورکا اور روغن کنجد تازہ اور مسکہ آب گرم بار بار ۱۲
کے ساتھ یا گائے بکری کے دودھ اور ایسی چیزون کے ساتھ دافع زہر ہو اور
صاحب تریاق اکبر کہتے ہین کہ اہل فرنگ بشرط مناسب فوراً قطع عضو کرتے ہین اور
اگر عرصہ گذر جاتا ہی اور زہر اثر کرجاتا ہی جونکین لگاتے ہین اور کاسٹک و النٹل یا سلائی سے
زخم کو داغ دیتے ہین اور اسپر آف امونیا برانڈی کے ساتھ دس دس منٹ کے بعد ایک
اونس برانڈی مین پلاتے ہین اور جب زہر دفع ہو جاتا ہے اگر بند لگا ہوا ہوتا ہی کھولکر
سینگیان لگاکر تین بار عورت کے دودھ اور نیم کی پتی پسی ہوئی اُسجگہ رکھتے ہین نسخہ جامن کی
چھال پھٹکری پانیمین جوش دیکر بعد صاف کرنیکے پلائین اور تالو پر سے بال مونڈکر پچھنے
لگوائین اور روئی یا گائے کے دودھ مین بھگوکر اسپر رکھین اور چھینو نیر ٹپکائین مگر بند لگانا شرط ہی
ایضاً اگر طوطیلے سبز ایک تولہ آک کے دودھ مین خشک کرکے چار تولہ شب یمانی بریان اور یہ

نیچے رکھکر کسی برتن مین گل حکمت کر کے دو سیر اپلو نمین پھونکین اور بعد سرد ہونیکے پیس کر رکھین
اور ایک ماشہ کو روغن گاؤ مین گولی باندھکر کھلائین اور اوپر سے جسقدر گاے کا دودھ پلائین
زہر دفع ہوگا اور قے مین نکل جائیگا تو تکرار عمل کرین ایضاً دو تولہ چرچٹی کی جڑ کو اکیس
دانہ فلفل سیاہ کے ساتھ پانچ تولہ پانی مین گھس کر پلائین مجرب ہے ایضاً پیاز انگارا آگ
یا بھوڑے کے دودھ مین پیسکر زخم پر ضماد کرین یا حب الملوک کو گھس کر زخم پر لگائین
اور آنکھین پھر جائین تو مغز حب الملوک چیر کر اس سبزی کو کہ دو پہ دون مین ہوتی ہی بود معروف
دور کر کے ہر ٹکڑے کو جدا جدا پانی مین پیسکر آنکھون مین لگائین یقین تو ہے کہ بہت پانی
جا کر بیمار بچ جائیگا ایضاً دودھ اور گاے کا گھی دافع زہر مار ہی ایضاً پتی اور چھال چنبلی اور
مہوہ اور بکائن اور نیم کی اور چھال آکھ اور ارنڈ کی جڑ اور انگی پتی اور چرچٹی کا درخت
ثابت اور بسکھپرہ اور ساٹھی کی جڑ اور پتی اور اجوائن اور کنیر سفید کی جڑ اور پتی اور
اسگند کی جڑ کی چھال ہر ایک آدھ پاؤ مرچ سیاہ ڈھائی تولہ آدمی کے سر کے بال چھٹانک
بھر کوٹ چھان کر ایک ایک تولہ کی گولیان بنائین اور وقت حاجت جسطرح سے بنے
ایک گولی کھلائین اور اگر چار پایہ ہوگا تو دو گولیان کافی ہونگی اور ایک معتمد سے سُنا کہ
ان دواؤن کو جدا جدا بعد خشک کرنے کے وزن ٹھیک کر کے سواے فلفل سیاہ کوٹ
کے چھلنی مین چھان کے اور صاف کر کے شب کو تھوڑے پانی مین ڈالکر صبح کو پھر کونڈین
بھر کر پیسین اور فلفل سیاہ کو بھی ڈالین اور ایک تولہ کی گولیان تیار کرین اور کھانیکی ترکیب
یہ ہی کہ اگر ملسوع ہشیار ہو ایک گولی دین اور اگر بیہوش ہو تو گولی کو کالی مرچ مین پیسکر کھلائین
اور آدھ گھنٹے کے بعد ان گولیون مین سے دین ۔ گل کنیر سفید آدھ پاؤ آکھ کی کلیان آدھ پاؤ
مرچ سیاہ تولہ بھر کونڈے مین پیس کر جھربیری کے بیر کے برابر گولیان بنائین اور اگر اسقدر
بیہوش ہو کہ دوا حلق سے نہین اُتر سکتی تو یہ سرمہ آنکھون مین لگائین سرمہ لونگ چار دانہ
مرچ سیاہ آٹھ دانہ چوٹھے کی خاک چھ ماشہ نیم کی پتی ڈھائی ہلیلہ سیاہ ایک دانہ سب کو
حسبت کے کٹورے مین پیسکر سرمہ سا کرین اور سلائی سے آنکھون مین لگائین انشاء اللہ
تعالے فوراً ہوش مین آجاے گا اور اگر یہ عطوس دیا جاے گا تو بھی ہوش مین آے گا

عطوس ارنا اپلہ جنگلی کی راکھ آکھ کے دودھ مین تر کرکے سایہ مین خشک کرکے نوسادر ایک ماشہ
مرچ سیاہ ایک دانہ اسمین ڈالکر پیسین اور نل وغیرہ کے ذریعہ سے ناک مین رکھکر پھونک دین
تاکہ دماغ مین جائے اور چھینک آئے نسخہ برم ڈنڈی ایک تولہ مرچ سیاہ ایک دانہ کو ایک
چھٹانک پانی مین پیسکر پلائین یا برم ڈنڈی کا ہر اور خت اکھیڑ کر کھلائین کہ فوراً زہر اتر جائے
گا انشاءاللہ تعالے نسخہ ناہ یا ناگند بابری ایک تولہ پانچ سیاہ مرچونکے ساتھ چھٹانک
پانی مین پیسکر پلائین یا کھلائین فوراً زہر اتر جائے گا فائدہ اگر گھوڑے یا گاے کو سانپ
کاٹ لے آدھ آدھ پاؤ ان دواؤن مین سے چھ ماشہ کالی مرچونکے ساتھ پانی مین گھسکر
نل سے حلق مین پہونچائین فوراً زہر دفع ہوگا نسخہ اندرائن کی جڑ ایک تولہ اور پانچ سیاہ مرچین
پانی مین گھسکر کھلائین یا ارہر کے دانہ یا اسکی پتی دو تولہ پانچ سیاہ مرچون مین پیسکر پلائین
صاحب تریاق خورجہ لکھتے ہین کہ یہان تک جسقدر دوائین ہین ایک استاد کی آزمائی ہوئی
ہین اور یہ جو مذکور کی جاتی ہین ناقل کے نزدیک مجرب ہین اور منقول الیہ کے نزدیک
تجربہ طلب لیکن اجزا کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خالی از فائدہ نہین نسخہ برگ قدیم ۲ ماشہ
ناگیسر سانٹھ کی جڑ بھٹکٹیا کی جڑ جس کو قصبات مین کلٹیلی کہتے ہین ان سب کو پانی ۲ ماشہ
مین پیسکر پلائین اور زخم اور رگ گلے پر بطور ضماد یہ لگائین ضماد ہلیلہ کلان ۲ ماشہ ہینگ ۲ ماشہ بیج پانی
مین پسی ہوئی بس اور اگر غشی مین ہو اس نسخہ کو آنکھون مین لگائین نسخہ جیا بوتھ ۲ ماشہ جمالگوٹے
کا مغز ہینگ کالی مرچ مغز تخم نیم بھلاوہ کاپھل بیج روا سن اسفید لہسن ایک ماشہ
پوتھیا سب کو پانچ روز تک کر کپڑے مین چھانکر پانسو لیمون کے عرق مین کھرل کرین جسوقت
عرق خشک ہوجائے بیس روز تک تلمبے کے برتن مین تانبے کے موصلے سے مین
اور تانبے کی ڈبیا مین رکھین اور وقت ضرورت کچھ اس مین سے پانی مین گھسکر
آنکھ مین لگائین فوراً ہوش آجائیگا اور بطریق نفوخ یا قطور دماغ مین اگر دوا کو نکو
جو مذکور کی جاتی ہین پہونچائے گا تو بھی ہوش آجائیگا دوائین پیپل مرچ دکھنی نمک سیندھ
پیسہ پیسہ بھر اور مغز تخم نیم تین پیسہ بھر سبکو خشک پیسکر رکھ چھوڑین اور وقت ضرورت
پانی مین پیسکر چند قطرہ انبوبہ مین رکھکر ناک کی راہ سے دماغ مین پہونچائین تاکہ چھینکین

آئین اور ہوش آجاے۔ نسخہ گندہک آنولا سار کو آک سفید پھول والی کے چار تولہ
دودھ مین دوبار تر کرکے خشک کرین پھر اُسکو کھرل مین ۲ تولہ قفل سمیت پیسین اور رکھ چھوڑین
وقت حاجت ماشہ بھر اُسمین سے مسکہ مین ملا کردین اور اوپر سے جسقدر دودھ پی سکے
پلائین نسخہ مغز تخم کرنجوہ۔ کالی مرچین آدھ پاؤ پانی مین پیسکر پلائین یا کرنجوہ کے پتونکا
عرق دو تولہ مرچون کے ساتھ ایک عدد پیس کر پلائین کہ ازالہ زہر کے واسطے مفید ہی اور بہیت
مفید اور یہ ہلاس بھی ایسی ہے کہ دیدہ شنیدہ ہلاس سر بھلاوہ جسکو ٹوپی کہتے ہین
ایک تولہ نوسادر تین ماشہ چونہ کھاتے کا تین ماشہ کالی مرچ تین عدد انکو پیس کر عطوس
کرین اور کچھ دماغ مین پہونچائین اور زخم نشتر پر بھی لگائین اور اگر ورم ہو تو لسی کچلہ تر کو کے
عرق مین پیسکر ضماد کرین یہانتک کلام صاحب تریاق خورجہ کا ہے اور صاحب
مخزن الادویہ کہتا ہی کہ جوز کو انجیر و سداب کے ساتھ کھانا خواہ قبل حصول زہر خواہ بعد دفع زہر
کے لئے مجرب ہے نسخہ بیگ سبز آثار کوٹ کر ہٹلیا مین رکھین اور بیچ مین مردار سنگ رکھ کر
مُنہ بند کرین اور پندرہ سیر اپلون مین پتال جنتر کے طریق سے آگ دین اور بعد ٹھنڈا
ہوجانے کے نکالین اور وقت ضرورت جسقدر چٹکی مین آئے پانی مین حل کرکے کھلائین
مریض شفا پاے گا انشاء اللہ تعالی راقم کہتا ہے کہ میری دانست مین عجب نہین
اگر یہ وہی نسخہ ہو جسکو صاحب تریاق خورجہ نے لکھا ہے کہ اُستاد نے ایک مفید دوا
کو ہمیشہ مجھسے دریغ رکھا اور اگر شاید وہ اپنی جورو یا بیٹی کو بتائین اور کوئی صاحب اُسکو
حاصل کرلائین تو للہ میری کتاب مین درج کرین کہ اُس بغیر کتاب ناتمام ہے
مجکو یہ نسخہ دہلی مین مرزا مغل بیگ نام ایک شخص معمر نے بتایا اور انکی زبانی ہے کہ دوبار
آزمایا نسخہ سوہاگہ بھونا ہوا گاے یا بھینس کے گھی مین ملاکر پلائین تے آئیگی پھر وہی
دین یہانتک کہ پاؤ سیر سوہاگہ چند مرتبہ مین کھا جاے شفاء کلی حاصل ہوگی مجربات اکبری
نسخہ سیتا ناسی کے بیج ۵ ماشہ سیاہ مرچ پانی مین پیسکر حلق مین پہونچادین اور اُن کا پھوک
زخم پر لگادین اور اگر لڑکا ہے یا ضعیف یا بڈھا دونون دوائین چھ ماشہ لین
تمام زہر دست اور قے مین دفع ہوگا یہ نسخہ عزیز دلہا محمد یوسف خانصاحب

سے سہارنپور مین ہاتھ لگا نسخہ حقّے خصوصاً چرس کے حقّے کی چیکٹ سریع الاثر ہے کھلائین اور زخم پر لگائین اور تجربہ اس کا سہل ہے اگر ایک دو ماشہ چیکٹ سانپ کے منھ مین رکھ دینگے سانس اندر کی اندر اور باہر کی باہر رہ جاے گی انشاء اللہ تعالے اور اگر جلدی مین چیکٹ نہ نکال سکین نیچہ مین پانی ڈالکر گز سے حرکت دیکر کسی برتن مین اسکا دھوون لین اور پلادین نسخہ وہ گول نلکی مور کے پر کی کتر کے حقّہ مین پلائین نہین تو پائین پیسکر جسطرح ہو سکے حلق سے نیچے اتروائین مقرر نافع ہے نسخہ ہر گل مہندی کی پتی اور پھول کا عرق آدھ پاؤ کے قریب یقیناً دافع زہر ہے اور گھوڑے یا بیل کو کاٹا ہو سیر بھر پتی اور پھول ہر قسم کی گل مہندی کے جسطرح بنے حلق سے اُتار دین جب افاقہ دیکھین پھر سیر بھر اُسیطرح کھلائین تین چار بار دینے سے بالکل زہر جاتا رہیگا اسکے تجربہ کا حال آگے جا کر ذکر کیا جاے گا انشاء اللہ تعالے نسخہ تین چار چوزہ مرغ کے منگا کر دُم کے بال اکھیڑ دین بلکہ اسکے آس پاس کے بال و پر خوب صاف کرین اور اُسکے دبر کو زخم پر رکھین جسوقت حرکت قبض و بسط سے اثر زہر اس مین آئے اور یہ مرجاے فوراً اُسی طرح بال پر صاف کر کے دوسرا چوزہ لگا دین تین چار چوزہ لگانے کے بعد جب اثر زہر نرہے اور چوزہ نہ مرے اسوقت احتیاط کے ساتھ اگر بند لگے ہوے ہون کھول دین یہ نسخہ اور گل مہندی والا شفیق و لی منشی تراب علی دہلوی سلمہ اللہ تعالے کا آزمایا ہوا ہے نسخہ اگرچہ پیشتر لکھا گیا ہے مگر احتیاطاً پھر لکھا جاتا ہے جسوقت سانپ کاٹے بہتر یہ ہے کہ دو تین بند مضبوط کھینچکر باندھے اور زخم کے قریب تیز چاکو سے پچھنے دے اور نمک بار یک چھڑک کے عضو کو لٹکا دے تاکہ زہر خون کے ساتھ ٹپکنے لگے اور سیاہی اور نیلا ہٹ موقوف ہو اُسوقت منتر جو ذیل مین لکھا ہے پڑھتا جاے اور نیم کی ٹہنی ہاتھ مین لیکر زخم پر سے زمین کی طرف لاے جسوقت کچھ منھ سے بولے یا آنکھ کھولے یا بدن کھجاے تو اسوقت ٹھہر جاے اور آرام دے جب پھر کچھ غفلت دیکھے پھر کچھ پچھنے دے اور اُسیطرح ٹہنی سے جھاڑے چار یا پانچ دفعہ کے جھاڑنے مین خدا نے چاہا تو زہر اُتر جاے گا منتر دھاد ھار دھاد ھار دھار باندھون سات بار آئی باندھون تین بار سودہ سوئی

بارے معروف ۱۶

سولہ تار سولہ باندھون ایک ہی بار تار کا زہر پاٹ کا ناگا بندھن لاگا اتو منت بیر میرا
باندھا بکے نہ چھوٹے نہ چلے ہوکی سیر میرا باندھا اوپر گرے گور گورکھناتھ اچھا کرے یہ منتر
ہر جانور کے کاٹے کو فائدہ بخشتا ہے میر طالب علی نے بڑی مشکل سے بنایا چونکہ اسوقت
ذکر منتر کا آیا مجھ پھر ایا چاہتا ہون کہ ایک منتر اور جو ایک شخص معتبر سے سوا ے نقش
و اسم کتاب حیواۃ الحیوان کے ہاتھ لگا لکھ جایئے اور اس کو جہ سے باہر آیئے ایضاً یہ منتر
پانی پر گیارہ بار پڑھ کر دم کرے او جسے سانپ نے کاٹا ہو اُسکے منھ پر چھینٹا دے
اور اُسے پلا دے اور اگر کوئی شخص کہین سے خبر لاے تو پڑھکر اُس کے منھ پر چھینٹا دے
اور پانی اُس کے ہاتھ بھیج کر اُسے چھینٹا دیکر پلوا اے منتر یہ ہے مانگ رانا کا ہے کاٹا
موہون ہی مرطا اس کا کاٹا پانی پیوے کاٹا اتر جا میر وجیہ احمد دہلوی کہتے تھے کہ دو بار
آدمیون پر امتحان کیا اور ایک بکری کو سانپ نے کاٹ لیا تھا چھینٹا دیکر اُسے پلا دیا تھا
اچھی ہو گئی ایضاً جو شخص صبح و شام اس کلمہ شریف کو پڑھے اللہ تعالے اُسے سانپ
بچھو کے شر سے اور چور کے ضرر سے بچائے کلمہ یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد
ان محمد رسول اللہ امن من الحیۃ و العقرب و السارق ایضاً جسکو سانپ نے کاٹا ہو اُس
(امن چاہتا ہون سانپ اور بچھو اور چور سے)
سے پوچھے کہ درد کہان ہے جہان جہان تک وہ ہے کو بغیر اُسکے کہ اُسکو لگے اسپر سے
پھرا ے اور جو ہم کہتے ہین پڑھتا جاے جسوقت تمام درد اُسجگہ جمع ہو چوس کر تھوک دے
وہ یہ ہے سلام علی نوح فی العالمین و علے محمد فے المرسلین من حاملات السم اجمعین لا دابۃ
بین السماء و الارض الا و ربی آخذ بناصیتہا اجمعین لذالک نجزی عبادہ المحسنین ان ربی
علے صراط المستقیم نوح نوح نوح قال لکم نوح من ذکرنی فلا تلدغوہ ان ربی بکل شی علیم
وصلی اللہ علے سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ و سلم ایضاً بعضے محققین کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا
کہ سانپ یا اسکے کاٹے ہوے کو یا اسکو جنے زہر پیا یا جو خبر لایا کھڑا کر کے چھری سے اسکے
داہنے انگوٹھے کی طرف سے خط کھینچنا شروع کرے اور پھر اُسی سے ملا دے پھر
دونون پانون کے بیچ مین ایک خط فولادی چھری سے کھینچے اور داہنے پانون کے پنجہ
اور بائین پانون کی ایڑی کے نیچے سے مٹی اٹھاے اور اسکو ایک پانی کے پیالہ مین

ڈالے اور اوسپر اور تھوڑا سا پانی گرائے پھر چھری کو لیکر ایک اور پانی کے پیالے مین دستہ نیچے کی طرف کر کے اسطرح کھڑی کرے کہ نوک کھڑی رہے اور پہلے پیالے کا پانی اوسپر ڈالتا جاے اور منتر پڑھتا جاے اور پانی پر اسے تمام کرے پھر چھری کی نوک کو پیالے مین گراکر منتر پڑھے پھر دستہ کیطرف سے کھڑا کردے اور پڑھے اور ہر دفعہ اسیطرح چھری پر پانی ڈالتا جاے پھر پانی اسکو پلاے منتر یہ ہی سارا سارا نی سارا عانی نور نور نورانا ولم میا فاہ یا طوا کا طوا نیہ نس یا وزانا وصانا فیما اکا مایو قایابیا ساننا کاطوط اصھیا روتا ابرملیین تو نے تنا اوس۔ صاحب حیواۃ الحیوان لکھتے ہین کہ اسکو بارہا آزمایا اور فائدہ نظر آیا نقش بعضے مشائخ سے سنا کہ اگر یہ نقش چار کاغذ پر کھینچ کر مکان کے چارون کونون مین دبائے جائین تو انشاء اللہ تعالے سانپ اوس مکان مین سے بھاگ جائین ولا ا ہ ا! ا ڈ الام رح ا ا ح ا ا ۵ ا لح ط ہ ۵ ۵ ا لا۔

تیسری فصل حکایات مین

ابن ظفر نے لکھا ہی کہ جب خالد ولید رضی اللہ عنہ نے کئی قلعہ تسخیر کر کے نجف ہر کے اہل حرفہ کو پیغام بھیجا تو انکی طرف سے عبدالمسیح بن قیس بن حیان ہاتھ مین ایک شیشہ لئے ہوے آیا اور باتین کرنے لگا حضرت نے اثناے گفتگو مین پوچھا کہ اسمین کیا ہے اوس نے کہا کہ زہر ساعتہ کھایا کروگے کہا اگر آپ نے ہماری قوم کی نسبت حسب دلخواہ حکم دیا تو شکر بجا لاؤنگا نہین تو اسکو کھا کر مر جاؤنگا قوم کو منھ نہ دکھاؤنگا انھون نے یہ سنکر اسکے ہاتھ سے لے لیا اور ہتھیلی مین الٹ کر یہ پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ وباللہ بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور پی لیا پھر پانی پیا عبدالمسیح یہ حال دیکھکر ڈرا اور قوم کیطرف پھرا اور کہا کہ یہ جو مانگین دو انسے مخالفت نکرو حیواۃ الحیوان حکایت ایک لونڈی نے اصحاب رسول خدا ابو درداؓ سے پوچھا کہ آپ کون ہین فرمایا کہ آدمی ہون کہا نہین کیونکہ مین نے چالیس روز تک آپکو زہر کھلایا ایک روز اثر نہ پایا انھون نے

یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ تو نہین جانتی کہ اللہ جلشانہ کے نام لینے والون اور اُسپر جان دینے
والونکو کوئی چیز ضرر نہین پہونچاتی آیت بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض ولا فی السماء
وھو السمیع العلیم اب یہ کہہ کیا تیرے دل مین آیا تھا کہ تُنے مجھے زہر کھلایا کہا دلی عداوت ہے
کہا جا اللہ کے واسطے تجھے آزاد کیا اور قصور بھی معاف کر دیا حکایت قزوینی نے
لکھا ہے کہ ایکبار نوشیروان دربار عدل مین جلوس کر رہا تھا کہ ایک سانپ آکر تخت کے
نیچے بیٹھ گیا لوگون نے مارنے کا ارادہ کیا نوشیروان مانع آیا اس عرصہ مین سانپ
پھر چلا بادشاہ نے ایک سوار کو حکم دیا کہ دیکھتا رہ کہان جاتا ہے وہ ایک کنوئین پہ جاکر
ٹھہر گیا سوار نے دوسری طرف سے کنوئین مین جھانک کر جو دیکھا تو ایک سانپ مرا ہوا
ہے اور ایک کالا بچھو اُسپر بیٹھا ہوا ہے سوار نے بچھو کو نیزہ پر اُٹھا کر دربار مین لاکر
نوشیروان کو دکھایا سب نے تعجب کیا اگلے سال اُسی تاریخ اُسیوقت وہی سانپ اسطرح پھر
آیا اور مُنھ مین سے ایک بیج نکالکر چھوڑ گیا نوشیروان نے کہا کہ اسکو بونا چاہئے بویا ریحان
کا درخت نکلا بادشاہ کو زکام و دردسر رہتا تھا حکیمون نے اُس سے علاج کیا آرام ہو گیا
حکایت ابو جعفر بن عبد اللہ بصری نے لکھا ہے کہ مین نہر ویرہ کے کنارہ پہ ایک گانون
مین ایک باغ کے قریب رہتا تھا ایک روز وہان سانپ نکلا مجھے خیال ہوا کہ افسونگر
ملے تو پکڑوا دون بہزار خرابی ایک شخص ملا مین اسکو اُسجگہ لے گیا اُسنے کچھ پڑھا سانپ نکلا
اور نکلتے ہی اُسکو کاٹا اور وہ مر گیا مین نے ڈر کر مکان چھوڑ دیا ایک عرصہ کے بعد ایک
اور افسونگر آیا کہنے لگا کہ سُنا ہے کہ تمھارے مکان مین سانپ ہے مین نے اُس شخص کے
مرنے کی کیفیت بیان کی کہا کہ وہ میرا بھائی تھا مین بدلے کو آیا ہون دور سے اُسکو مین نے
جگہ بتادی اور خود کوٹھے پر جاکر تماشہ دیکھنے لگا اُس نے ایک روغن اپنے پاس سے نکالکر
تمام بدن پر ملا اور شیشے مین ایک اور روغن نکالکر آگ پہ رکھا اس روغن کا آگ پہ رکھنا تھا
کہ سانپ نکلکر اُسکی طرف چلا جب قریب پہونچا بھاگا اُسنے تعاقب کر کے پکڑ لیا سانپ
نے ہاتھ مین کاٹا اور چھٹ کر بھاگا یہ بیہوش ہو کر گر گیا مین اپنے مکان مین لایا
اُسی شب مر گیا گانون مین غل مچگیا مین اپنی حرکت سے نادم ہوا مدت کے بعد ایک

اور آدمی آیا مین توڑا ہو: تھا اُسکو منع کیا اُس نے کہا وہ دونون میرے بھائی تھے یا
تومین اُسے پکڑ دونگا یا اُن ہی کی طرح جان دونگا ناچار مین نے بتا دیا اور آپ پھر ایک جگہ
چھپکر بیٹھ گیا اُس نے بھی اسی طرح روغن ملکر ایک روغن آگ پر رکھا تھا کہ اس نے نکلکر
اُسے کاٹا اور اُس نے اُسے ایک بکس مین بند کیا اور روغن کو جوش دیکر اُنگلی
کو اُس مین تل دیا جب تل چکا مین اُسکو ہمراہ لیکر گھر کو چلا راہ مین لڑکے لیمون سے کھیل
رہے تھے اُس نے دیکھکر کہا کیا یہان یہ پھل ہے مین نے کہا بہت کہا لاؤ مین نے اُسے
بہت لیمو دیے اُس نے انکا عرق بہانمک زخم پر ٹپکایا کہ زہر اُتر گیا کہنے لگا کہ لیمون ہمارے
ملک مین حکم تریاق کا رکھتا ہے اور یقین ہے کہ اگر میرے بھائی دیکھ پاتے اسطرح
مارے نہ جاتے بعد ازان سانپ کا سر و دُم کاٹ کر پھینک دیا اور اُسکو جوش دیکر
اُس کا روغن شیشی مین رکھ لیا اور چل دیا عجائب المخلوقات حکایت ایک شخص کسی درخت
حکیم اندرو ماخس کا بھائی ۱۲
کے نیچے سوتا تھا کہ سانپ نے اُس کے ہاتھ مین کاٹا حوض قریب تھا اُٹھکر پانی پیا درد جاتا رہا
آخر نظر جو کی تو معلوم ہوا کہ اُس مین دو افعی مرے پڑے ہین اور حرارت آفتاب سے
مہرا ہو گئے اُنکے اثر سے شفا ہوئی قرابادین کبیر حکایت نقل ہے کہ اندروماخس ثانی
اپنے نوکرون کو کھانا اور شراب دیا کرتا تھا ایک روز نوکرون نے دیکھا کہ شراب مین افعی
مرا ہوا پڑا ہے ڈرے اور صلاح کی کہ اسے فلان مجذوم کو دو کہ عذاب سے نجات پائے
یہ مشورہ کر کے اُسے بھجوائی اُس نے پی دفعۃً بیہوشی طاری ہوئی پھر جو ہوش آیا تو دیکھا
کہ پانی متعفن مسامات سے جا رہا ہے اور پوست فاسد جدا ہو کر اچھا ہو گیا یہ خبر اندروماخس
کو پہونچی سمجھ گیا کہ گوشت افعی کی تاثیر تھی حکایت کہتے ہین کہ عہد اندروماخس مین بادشاہ
کا غلام صفت غمازی مین موصوف تھا ایک روز وزیرون نے باغ مین لیجا کر بارادۂ قتل
دو درم افیون شراب مین کھلا دی جبوقت بیہوش ہوا اُس کو مکان مین بند کر کے چلے
تھے کہ نگاہبان نے دیکھا کہ افعی درخت پر سے اتر کر مکان مین گیا اور اُس نے غل
مچایا کہ مجھے سانپ نے کاٹا دروازہ کھول دیا دیکھا تو اچھا ہو گیا تھا اندروماخس نے
سنا کہا کہ اُدھر حرارت سم افعی نے برودت افیون سے مقاومت کی اِدھر برودت

افیون نے بواسطہ تغلیظ خون سم افعی کو سرایت نہ کرنے دی جان بچ گئی حکایت مسلم اور
موطا مین ابی سائب سے روایت ہے کہ ایکروز مین ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ کے
پاس حاضر ہوا وہ نماز پڑھ رہے تھے مین بیٹھ گیا تخت کے نیچے سرسراہٹ معلوم ہوئی
جھک کر دیکھا تو سانپ ہی مین اٹھا ابو سعید نے اشارہ کیا مین سمجھکر بیٹھ گیا جب فارغ
ہوے کہنے لگے کہ وہ کوٹھری جو سامنے نظر آتی ہے اسمین ایک شخص رہتا تھا جوان نئی
شادی ہوئی تھی اکثر دوپہر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر گھر جایا کرتا تھا
ایک روز عادت کے موافق گھر گیا بی بی کو دروازہ پر دیکھا غیرت سے چاہا کہ قتل کرے
وہ چلائی کہ مین بیگناہ ہون ایک بڑا سانپ بچھونے پر پڑا ہے اس سے ڈر کر گھر سے
نکل آئی ہون اس نے اندر جا کر نیزہ مارا نیزہ سانپ مین سے نکل کر دیوار مین گھس گیا
اتنے مین عورت آئی دیکھا تو دونون مرے پڑے ہین رونے لگی اہل محلہ جمع ہوے اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین دعا کیواسطے گئے فرمایا عاقبت کی خیر مانگو مدینہ
کے جن مسلمان ہوگئے ہین جب سانپ نظر آئے ڈرا دیا کرو اگر چوتھے روز بھی نظر آئے قتل
کیا کرو اور ڈرانے کی صورت یہ ہے کہ اس سے کہا کرو کہ تمھین اس عہد کی قسم جو
سلیمان علیہ السلام نے تمسے لیا تھا کہ نہ ہمین ستاؤ اور نہ ہمارے سامنے آؤ حکایت ایک
شخص کسی درخت کے نیچے سوتا تھا سانپ نے منھ پر کاٹا آنکھ کھل گئی ادھر ادھر دیکھا کچھ نظر
نہ آیا سر ہاتھ پر رکھکر پھر سو رہا پھر جو اٹھا تو منھ سرخ ہو رہا تھا مدت کے بعد ایک شخص
نے اس سے کہا کہ تمکو معلوم ہے کہ اسدن تمھارا منھ کیون سرخ ہو رہا تھا اس نے کہا
نہین کہا سانپ نے کاٹا تھا یہ سنتے ہی طبیعت پر خوف طاری ہوا اور زہر ساری
بے اختیار ہو کر گر گیا اور تھوڑی سی دیر مین مرگیا حکایت عمادالدولہ بن حسن علی بویا کا باپ
ایک فقیر آدمی تھا مچھلی کا شکار کر کے اوقات بسر کرتا تھا جب خداے تعالی نے اسکو
عراق واہواز و فارس کا بادشاہ کیا ایکبار روپے کی ضرورت تھی وزیرون نے عرض کیا
ایک مکان مین تنہا جا کر سوچ رہا تھا کہ ایک سانپ ایک جگہ سے نکلکر ایک چھت کے سوراخ
مین گیا بادشاہ نے فراش کو بلا کر اسکے مارنے کے لیے تاکید کی اس نے چھت پھاڑی

آسمن سے کھڑکی نکلی دیکھا تو صندوق کپڑون اور اشرفیون سے بھرے ہوے دھرے ہین بادشاہ نے تحقیق جو کیا تو ایک درزی نے کہا کہ بادشاہ سابق نے یہ کپڑے مجھ سے سلوا ے تھے اور فلان شخص کے دئے رکھواے جب اسکو بلوا کر پوچھا تو اوس نے عرض کیا کہ بادشاہ نے بارہ صندوق میرے گھر مین رکھواے ہین اور مین کچھ نہین جانتا حکم دیا کہ حاضر کرا اسنے حاضر کئے دیکھا تو تمام جواہر تھے حکایت امام ابو الفرح بن جوزی لشبر بن افضیل سے نقل کرتے ہین کہ ہم ایکبار حج کو جاتے تھے ایک جگہ تالاب پر چار لڑکیان نہایت خوبصورت دیکھین ہمنے لوگون سے اُن کا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ یہ مطب کرتی ہین اور خداوند تعالے نے اُنکے ہاتھ مین بڑی شفا دی ہی کوسون سے بیمار اُنکے پاس آتے ہین اور اچھے ہو کر چلے جاتے ہین دل مین آیا کہ انکو دیکھا چاہئے یہ خیال کر کے لکڑی سے ایک دوست کی ٹانگ مین ہو نکالکر اُن کے دروازے پر لیگئے اور دستک دی اُنمین سے ایک لڑکی چاند کی صورت باہر آئی اور کن انکھیون سے دیکھکر کہنے لگی یہ اچھا نہوگا صبح ہوتے تک مرجائے گا ہمنے کہا کیا ہوا کہا اسکے ایسی لکڑی کی رگڑ لگی ہے جسپر سانپ نے موتا تھا ہم اسکو ڈیرے مین لائے رات بھر خیال رہا صبح کو وہی ہوا جو اُسنے کہا تھا حیٰوۃ الحیوان حکایت نقل ہی کہ ایک رات رشید بادشاہ سوتا تھا آواز آئی کہ سونے والو جاگو آنکھ کھل گئی اندھیری رات تھی شمع روشن کروائی دیکھا تو خوابگاہ کیطرف سانپ چلا آتا ہے آدمیون نے اسیوقت ماردیا بادشاہ نے بہت تعجب کیا

خاتمہ منجانب مؤلف

آشفتہ بیان حبیب الدین احمد سوزان چاہتا تھا کہ سانپ عجیب اور انکے افسانے غریب جو اور معلوم ہوے ہین سب لکھے اور تا بمقدور کوئی بات باقی نہ رکھے مگر اب دل لکھنے کو نہین چاہتا شاید کہ یہین تک کا حکم تھا ابیات دل اسرار خدا سے بھر رہا ہی ؎ مگر منھ بند کوئی کر رہا ہی ؎ مجھے معلوم حال اب کیا نہین ہی ؎ بس آگے حکم کہنے کا نہین ہی ؎ یہ کیا کہتا ہون آئین یہ بات کیا ہی ؎ خدا جانے مجھے کیا ہو گیا ہی ؎ رہیگا کبتلک ای سوزان وہی جوش ؎ خموشی چاہئے خاموش خاموش ؎

خاتمۃ الطبع از جانب کار پردازان مطبع

اس حی لایموت کا شکر ہزار بار ہے کہ جسکا تریاک و زہر و حیات و ممات پر کلی اختیار ہی اُسکی قدرت

مین دم مارنا محال ہی کسکا زہرہ و مجال ہی اور اُسکے رسول مقبول خاتم الرسل پر درود نامحدود ہے
کہ جسکی زیارت کے لیئے سانپ غار ثور مین شرف یاب ہوا - اور اُسکے آل اطہار اور اصحاب
کبار پر جنکی فیض ہمت اسلامی سے ظلمت سموم سمیات مبدل بروشنی تریاق حسنات ہوئی
پس بعد روشن سوادان دانش و حکمت پر متواری نرہے کہ اندنون ایک رسالہ نایاب خاص
فن تیار و علاج مارگزیدہ مین جو مجرب و مفید علی العموم ہے جسکا نام تریاق سموم ہی تصنیف
و تالیف ارسطو فطنت بقراط حکمت حکیم حسیب الدین احمد صاحب متخلص بسوزان
جسکو مصنف نے وفور سعی و کوشش سے بہت سر مار کر عمدہ عمدہ کتب مستند حکمت و طب
سے مثل حیوٰۃ الحیوان کبری شیخ کمال الدین و میری اور بہت قرابادین معتبرہ و مشہورہ اور
تریاق اکبر کے اور ماوراے اُسکے اور ماہرین فن مارگیری سے مجرب و ممتحن نسخے اور افسون
و منتر جہانتک دستیاب ہو سکے ایک مدت مدید مین اس گوہر گرانمایہ کو مرتب کیا - این
اقسام سانپون کے اور اُسکے رنگ اور خواص اور شناخت اور انکی پیدائش کی جگہ کہ کس
سرزمین مین پیدا ہوتے ہین مع اُنکی شکل و صورت کے تصویرین تحقیقات کامل سے درست
کراکے موقع بموقع منقسب کین اور اس رسالہ کو تین فصل پر مرتب کیا - فصل اول مین سانپونکے
حالات جیسا کہ مذکور ہوا - دوسری فصل مین اُنکے کاٹے کا علاج دوا اور منتر سے تیسری
فصل مین حکایات و روایات صادقہ اسی قسم مین الحاصل اس رسالہ مین کوئی دقیقہ معالجات
سانپون کا فروگذاشت نہین ہوا - سابق ازین یہ رسالہ مفید خاص و عام حسب استعداد
شائقین مع تصاویر سانپون کے چھہ مرتبہ مطبع ہذا مین چھپا جسنے ایک نظر دیکھا اُسنے فوراً مول
لیا دست بدست فروخت ہو گیا اب ہر طرف سے درخواست ہی لہذا بار ہشتم عمدہ طور
سے مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بعلو ہمت جناب راے بہادر منشی پراگ نرائن صاحب دام اقبالہ
مالک مطبع موصوف بماہ ستمبر ۱۹۱۳ء مطابق ماہ شوال ۱۳۳۱ ہجری چھپکر اشاعت پذیر
ہوا خدا اے تعالیٰ مقبول عالم فرماے اور اس سے منافع کثیر بنی آدم کو پہونچاے
آمین ثم آمین

نام کتاب	قیمت
ترجمہ قرابادین شفائی - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -	۶ر
قرابادین زکائی اُردو - مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -	۱۴ر
بحر محیط - طب مین بینظیر کتاب حاوی علم نظری و عملی مع جملہ اقسام کے جسکے سبب سے آدمی طبیب حاذق ہو سکتا ہی مؤلفۂ علامۂ حکیم اصغر حسین فرخ آبادی کامل دو جلدون مین بہ تفصیل ذیل -	
جلد اول - نظریات تا بیان زمانۂ مرض -	۹ رپ
جلد دوم - تا بیان پھوڑا پھنسی -	۸ رپ
قانون عترت - علاج ہر قسم تپ خصوصاً تپ دق از حکیم عترت حسین	۶ر۳ ماہ
رسالۂ مزیل الاوہام - ہر مرض کے مجربات نسخے از حکیم مرزا محمد کاظم صاحب	۲ر
ترجمہ زاد غریب - مترجمۂ حکیم محمد ہادی حسین خان -	۶ر
ترجمہ قانون شیخ الرئیس - حکیم ابو علی سینا عبداللہ بن حسین جسکا ترجمہ اُردو سلیس از جانب مطبع حکیم غلام حسین صاحب کنتوری نے فرمایا کاغذ سفید کامل پانچ جلدون مین -	لعہ رپ
جلد اول - امور کلیہ طب -	۸عہ رپ

نام کتاب	قیمت
جلد دوم - ادویہ مفردہ -	۸عہ رپ
جلد سوم - امراض جزئیہ -	سے رپ
جلد چہارم - امراض عامہ -	عکا رپ
جلد پنجم - قرابادین و مرکبات -	عہ رپ
مطلوب الطالبین - خطوط استعلاجی -	۲ر۶ ماہ
ترجمۂ علاج الامراض - از علامۂ حکیم شریف خان دہلوی مترجمۂ حکیم ہادی حسین خان -	۱۰عہ رپ
دستور النجات عن مصائب الحمیات اقسام تپ مع علاج بقاعدۂ یونانی و ڈاکٹری مصنفۂ حکیم اصغر حسین -	۵ر
جواہر النفیس - فی شرح ارجوزۃ شیخ الرئیس عربی با ترجمۂ اُردو از حکیم محقق ابو عبد العزیز محمد بٹالوی مترجم و شارح کاغذ سفید ولایتی -	عہ ر
مجربات اکبری - مترجمہ حکیم واجد علی موہانی -	۵ر
طب نبوی - انتخاب علاج احادیث نبوی سے مؤلفۂ حافظ اکرام الدین -	۲ر
رموز الحکمت - علامات سے شناخت انجام نیک و بد مع تدابیر مؤلفہ حکیم رجب علی -	۲ر
معالجات احسانی - دلائل تشخیص مع علاج مؤلفۂ حکیم احسان علی کاغذ حنائی -	۴ر۳ ماہ
مرکبات احسانی - بطور قرابادین کے بترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی -	۶ر

فہرست کتب

نام کتاب	قیمت
رسالۂ قارورہ - نہایت عمدہ رسالہ مؤلفہ حکیم غلام یحییٰ -	۱ر
عجالۂ مسیحی - معالجۂ امراض وبائی وسوءہضمی مؤلفہ حکیم سید محمد ولی -	۱ر
تریاق ہیضہ - مصنفۂ حکیم سید علمدار حسین -	۱ر
رسالہ معالجۂ تپ و لرزہ - از علمدار حسین صاحب -	۲ر
کیمیائے عناصری - ترجمۂ قرابادین قادری - مترجمہ حکیم نور کریم -	عہر ۱/
علاج برمحل - ترجمۂ کتاب انگریزی فرسٹ ایڈ ٹو انجورڈ مصنفۂ ڈاکٹر سمول آسبرن صاحب بہادر مترجمۂ منشی ذوار حسین صاحب مترجم اودھ اخبار کاغذ سفید ولایتی چکنا -	ھر پ
ایضاً - کاغذ رسمی -	عہر پا
مجموعہ میزان الطب اردو مع پنج رسالہ نفیس دیگر مترجمۂ حکیم صادق علی صاحب -	۸ر
کتب طب فارسی	
قرابادین کبیر - تین کالم مین کامل در دو جلد - کاغذ سفید -	ھر پ
ایضاً براتب بالا کاغذ سفید گندہ -	ھر پا
غایۃ الشفا -	۲ر

نام کتاب	قیمت
اکسیر اعظم - کامل چار جلد کاغذ دو قسم - [illegible] کاغذ سفید گندہ -	لعہ پ
[illegible] زحنائی گندہ	عہ پ
کفایۂ ... مع رسالہ چوب چینی -	۸ر
مجربات رضائی - در بیان باہ -	۳/۲ر پا
مجموعۂ میزان الطب - مع رسالۂ نبض و قارورہ -	۶/۹ر پا
جامع شفائیہ و افادات کیمبرنیہ - در دو جلد یکجائی -	ھر پا
احکام مسہلات - بطرلق کلیات -	۶ پا
مجربات منشی - معروف بہ مفید المعالجین مطبوعۂ غیر -	للعہ
مفرح القلوب - شرح قانونچہ -	۸ہر
رسالہ تدابیر علاج ہیضہ - موسوم جنۃ الواقیۃ -	۱/۶ر پا
مظہر الشفا - از حکیم مظہر علی ملخص فصول القراطی	۴ر
مطب علوی خان -	۳ر
عجالہ نافعہ -	۱۲ر
خف علائی -	۳/۶ر پا
کنز الاسرار -	۲/۹ر پا
طب یوسفی -	۳ر
علاج الامراض -	۸ہر
مجربات اکبری -	۶/۶ر پا